والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○

جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

العصر

پشاور

مدیر مسؤل

مفتی غلام الرحمٰن

ستمبر / اکتوبر 2003ء رجب / شعبان ۱۴۲۴ھ

Scanned with CamScanner

[illegible] کی [illegible] کیلئے !!

جامعہ عثمانیہ پشاور کے توسیعی منصوبہ میں حلقہ بورڈ علاقہ حنک پراٹ رود نزدیپی میں پچپن کنال وسیع قطعہ اراضی پر دو ہزار طلباء کیلئے تدریسی، رہائشی اور دفتری عمارات کا مجوزہ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار نمازیوں کیلئے جامع مسجد ﴿عبداللہ ابن مسعود﴾ کے نام سے ایک وسیع اور خوبصورت مسجد بھی منصوبہ کا اہم حصہ ہے۔ سرسری جائزہ کے مطابق صرف مسجد پر (دو کروڑ) 2,00,00,000 روپے کی لاگت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک نام لیکر اس منصوبہ پر کام شروع کیا گیا ہے

کیا معلوم ؟ کہ آپ جیسے درد دین رکھنے والے بے لوث خادم دین مسلمان کی حلال آمدنی میں سے کچھ حصہ اس کے لئے قبول ہو کر آخرت سنوارنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ اس لئے آپ اس مقدس مشن میں اپنا حصہ نقد، سریا، سیمنٹ، باجری ریت یا عماراتی لکڑی کی شکل میں ڈال سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اہم خدمت کیلئے قبول فرمائے۔ آمین

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ

العصر

پشاور

جلد ۹ شمارہ ۸

ستمبر/اکتوبر 2003ء رجب/شعبان ۱۴۲۴ھ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
نثار خان ایڈووکیٹ

فہرست مضامین

صدائے عصر	اداریہ	۲
تعلیم میں زبان کی اہمیت	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۷
انسانی دماغ میں تصور خدا کی دریافت	ابوالامتیاز	۱۴
اخبار الجامعہ	ابو رضوان	۲۵
تبصرہ کتب	حافظ احسان الرحمٰن	۳۵
نتائج وفاق المدارس	مولانا حسین احمد	۳۷
اعلان	شعبہ تعلیمات جامعہ	۵۵

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔ صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر

پبلشر و دفتر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ 15 روپے / زر سالانہ اندرون ملک 125 روپے بیرون ملک 25 ڈالر کی لبنت

صدائے عصر

اقتصادی خود کفالت مگر غیرت کے ساتھ

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کی اقتصادی حالت بہتر بنانا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ اور اس سے ملک میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ جس ملک کا اقتصادی پہیہ متحرک ہو تو اس سے ملک میں خوشحالی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ بیرون ملک سے جتنا سرمایہ ملک میں منتقل ہوجائے تو یہ ملک کی اقتصادی پالیسی کی بہتری شمار ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں ایسی چیزیں بہت کم ہیں جو ہمارے لئے زرِمبادلہ کمانے کا ذریعہ ہوں الا یہ کہ ہنرمند افراد روزی کی تلاش میں بیرون ملک کا رخ کرکے اپنی محنت اور مزدوری سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر بناسکیں۔ ویسے تو عرب ممالک اور یورپی دنیا پاکستانیوں سے بھری پڑی ہے جہاں وہ محنت ومزدوری یا کاروبار کرکے سالانہ کھربوں ڈالر کا زرمبادلہ بچاتے ہیں۔ لیکن اب حکومت عراق میں فوج بھیج کر ملک کی اقتصادی حالت میں بہتری پیدا کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ امریکی مفادات کو تحفظ دینے والا طبقہ اشرافیہ کا خیال ہے کہ اگر ہم اپنی فوج عراق بھیجنے کے لئے تیار ہوجائیں تو اس سے ملک میں ترقی کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ ایک تو ہمارے فوجیوں کو عراق میں خدمت کے صلہ میں جو ڈالر ملے گیں وہ ملک بھیج کر ترقی میں بہتر کردار ادا کرنے کا سنہری موقعہ بن سکتا ہے۔ مزید برآں امریکہ بہادر کی خوشنودی حاصل کرکے فیض کے دوسرے راستے کھول سکتے ہیں۔ اس کیلئے حال ہی میں جناب صدر صاحب اور جناب وزیراعظم صاحب نے امریکہ بہادر کے دروازے پر حاضری دی اور ایک دوسرے سے بڑھ کر وفادار بننے کی کوشش کی۔ البتہ وزیراعظم صاحب امریکہ بہادر کے سامنے عریضہ پیش کرکے ادب واحترام روا رکھتے ہوئے حد سے گزر کر فرمایا ”جو اس در پر آتا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا“ اور ایک موقعہ پر غلامانہ ذہن کی عکاسی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ لیکن اس کے لئے تھپکی کی

ضرورت ہے۔ جہاں تک امریکی مفادات کو تحفظ دے کر اس کے عوض دینوی مفادات کا حصول ہے یہ ایک بے سود اور لایعنی محنت ہے۔ ہم نے قیام پاکستان سے آج تک امریکی مفادات کا ہمیشہ کے لئے تحفظ کیا۔ لیکن یہ ہمارے ملک کو دو ٹکڑے کرنے میں فعال کردار ادا کیا۔ افغانستان جیسے ملک میں اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کو دعوت دیتے ہوئے طالبان کی تباہی کی ذمہ داری ٹھائی اور بڑھ چڑھ کر القاعدہ کے فرضی نام کے سہارے سے اللہ تعالیٰ کے نام لیواؤں کو چن چن کر قتل کرنے میں کوئی کمزوری نہیں دکھائی۔ اور دنیا کے سامنے امریکی مفادات کے لئے فرنٹ مین بننے کو اپنا اعزاز سمجھا۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں کیا ملا؟ سوا اس کے اور کوئی صلہ نظر نہیں آتا کہ کئی سالوں سے امریکہ میں محنت ومزدوری کرنے والے امن پسند پاکستانیوں کو خوار وذلیل کرکے نکالا گیا اور آج ہمارے ملک کے عوام تو درکنار بلکہ وفاداری کے بیج لگانے والوں کو شک کی نظر سے دیکھتے ہوئے ائیرپورٹ پر خوار وذلیل کیا جارہا ہے۔ لہٰذا مزید تابعداری کے عوض اقتصادی بہتری کی امید رکھنا خوش فہمی کے سوا اور کچھ نہیں۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ پاکستان عراق فوج بھیجنے سے چند فوجیوں کو مالی فائدہ ملے۔ ڈالروں کی صورت میں ادائیگی سے ان کی قسمت بدل جائے لیکن اسکے باوجود مضر اثرات اس ملک پر مرتب ہوں گے۔ ان کے نقصانات ان فوائد سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ امریکہ عراق پر سفاکانہ اور جابرانہ قبضہ جمانے کے لئے مسلمانوں کے خون سے کھیلا۔ افغانستان میں طالبان کی جائز حکمرانی کو تہس نہس کر کے عراق کے صدام حسین کے خلاف قدم اٹھانے کی کوشش کی تو اس کے ذریعہ عرب وعجم کے خلاف بنائے ہوئے منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ عراق کے تیل کے کنوؤں تک رسائی کے لئے معلوم نہیں کتنا خون بہایا گیا؟ مہلک ہتھیار کا الزام تاہنوز اثبات کا محتاج ہے۔ بلکہ کئی بار ذمہ دار لوگوں نے اسکی تردید کی ہے۔ لیکن اسکے باوجود امریکہ عراق پر قدم مضبوط کرنے کی کوشش میں ہے۔ عالمی اداروں کا تجزیہ ہے کہ عراق پر قبضہ کرنا آسان ہے لیکن عراق پر مستقل کنٹرول رکھنا مشکل ہے۔ امریکہ اس مشکل میں پھنسا ہوا ہے کہ آئے دن اس کے کئی سپاہی کہیں خودکش حملوں اور کہیں دوسرے طریقوں سے مارے جارہے ہیں۔ یہ تو امریکہ کی خوش قسمتی ہے کہ اسکے فوجیوں کی اکثریت ہسپتالوں اور ہاسٹلوں کی پروردہ ہیں۔ بے چاروں کو شفقت پدری نہ مل سکی ہے اور مائیں بے چاریاں بغیر کسی شادی کے بندھن کے

Scanned with CamScanner

بچے کی ماں بن کر بچے سے نسبت ضروری نہیں سمجھتی ہیں۔ بچے کی پیدائش پر اس کو ہسپتال یا دوسرے اداروں کے حوالہ کرنے میں اپنی عافیت سمجھتی ہیں۔ یہی بچے جوان ہو کر امریکہ فوج کا سرمایہ بنتے ہیں جس کے مرنے پر نہ کسی کو احتجاج کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ رونے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ الا یہ کوئی ہم مشرب محبوبہ ایک پلے کارڈ اٹھا کر پریس کلب کے سامنے رسمی احتجاج کرے اس لئے ملکی سطح پر عراق میں فوجی قوت ضائع ہونے پر کوئی واویلا کرنے والا نہیں پایا جاتا۔ تاکہ معاشرہ کو اس نقصان کا احساس ہو سکے۔ یہ اگر کسی حلالی معاشرہ کی بات ہوتی تو پورا معاشرہ اس سے لرز اٹھتا اور ملکی اقتدار کے نصب وعزل پر اس کے اثرات مرتب ہوتے۔ پھر بھی عالمی سطح پر امریکہ کو اپنی ہزیمت اور رسوائی کا احساس ضرور ہے۔ امریکہ یہ جانتا ہے کہ عراقی قوم کو قابو میں رکھنا آرمی فوج کی بس کی بات نہیں اس لئے وہ عراق پر قبضہ باقی رکھنے کے لئے کثیر القومی فوج کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ سے کسی قرار داد پاس کرنے میں پہلے امریکہ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن دوبارہ قرارداد پیش کر کے امریکہ وقتی طور پر قرارداد پاس کرنے میں کامیاب ہوا۔ سوچنے کی بات ہے کہ امریکہ پر کیا مصیبت آپڑی ہے جو عراق میں اپنے ساتھ اقتدار میں شرکت کے لئے قراردادیں پاس کر رہا ہے۔ اور بلا شرکت غیر حکومت کرنے سے جی چرا رہا ہے۔ اس کے پس پردہ یہی کچھ کارفرما ہے کہ امریکہ عراق میں پھنس چکا ہے اور یا کسی دوسرے اسلامی ملک شام یا ایران پر حملہ کے لئے پر تول رہا ہے۔ ان حالات میں اگر پاکستانی فوج عراق بھیجی جائے تو کیا اس سے مسلمانوں کو فائدہ ہے یا امریکہ کی پشت پناہی کی مذموم کوشش ہے؟ کیا یہ عراق کی زخم خوردہ قوم کی مرہم پٹی ہے یا فوج بھیج کر عراقیوں کے زخموں پر نمک ڈالنا ہے؟ میرے خیال میں پاکستانی قوم بے غیرتی کے کسی ایسے فیصلہ کی حمایت نہیں کریگی جس سے مسلمانوں کو مزید دبانے کا موقعہ دشمن کے ہاتھ آئے۔

پاکستانی قوم کے ضمیر کے سودا کے لئے امریکہ نے صدر اور وزیر اعظم دونوں کو امریکہ بلا کر ممکن ہے کہ کچھ ہدایات دی ہوں۔ شاید امریکہ کا نمک حلال وکیل (فرنٹ مین) اقوام متحدہ کی قرار داد کا سہارا لے کر اپنی فوج عراق بھیجنے کو عالمی تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ سمجھے۔ بلکہ اسلامی سربراہ کانفرنس نے اگرچہ سردست اس کی مخالفت کی ہے لیکن یہ دور نہیں کہ امریکہ او آئی سی سے قرارداد پاس

کرانے میں کامیاب ہو۔ لیکن ان تمام تقاضوں کی تکمیل کے باوجود اگر پاکستان نے فوج بھیجنے کی جرأت کی تو یہ تاریخ کا بدترین فیصلہ شمار ہوگا جیسا کہ پاکستان نے افغانستان میں اللہ تعالیٰ کے نام لیواؤں پر بم برسانے اور دشمنان اسلام کو سہارا دینے میں جیسی مذموم کوشش کی ہے۔ جو جیتی دنیا تک پاکستانیوں کے سفید جامہ پر سیاہ دھبہ ہے۔ خدا نہ کرے کہ عراق فوج بھیج کر یہ خلاف شرع اقدام کے مرتکب ہوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے دین ومذہب سے غداری پر جوابدہی اور عذر خواہی کا کوئی موقعہ باقی نہ رہے۔ امریکہ کے قبضہ کو دوام بخشنے کے لئے فوج بھیجنے میں عالم عرب کے دلوں میں ہمارے خلاف جو جذبہ اٹھیگا اور جو رد عمل پیدا ہوگا۔ اس کا مقابلہ کسی سطح پر ہمارے لئے ممکن نہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ عالم عرب کے حکمرانوں اور عوام کے جذبات میں نمایاں فرق ہے۔ حکمران اگرچہ اقتدار کو تحفظ دینے کے لئے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے ہیں، لیکن عوام کا ذہن ان سے مختلف ہے۔ اندرونی طور پر کسی عربی کے دل میں امریکہ کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور کیسے خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ جبکہ امریکہ نے اسرائیل کو عالم عرب پر مسلط کر کے تمام عربوں کو مٹھی بھر یہودیوں کی غلامی میں دھکیل دیا ہے اور پھر آئے دن ان کے خون سے امریکہ کھیل رہا ہے۔ عراق جس طرح بھی ہے لیکن عالم عرب اس کو عرب جغرافیہ کا جزء سمجھتا ہے۔ اور وہ امریکہ کے غاصبانہ اور جابرانہ اقدام کو نفرت سے لکھتا ہے۔ اس لئے عراق میں جس اقدام سے امریکہ کو دوام ملے، یہ عربوں کے دلوں میں نفرت کی تخم ریزی کے مترادف ہے۔ افغانستان میں عرب مجاہدین پر ظلم کی داستانیں اب تک عربوں کے ذہنوں میں تازہ ہیں۔ اگر کہیں دوسری ایسی کسی طاقت کی کوشش کی گئی جس سے عالم عرب کی نفرت میں اضافہ ہو تو یہ ہمارے لئے بڑا نقصان کا سودا ہوگا۔ کیونکہ اس سے ہم اسلامی دنیا سے کٹ جائیں گے۔ جسکو سنبھالنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ کرایہ پر عراق فوج بھیجنے میں جس خطرناک پہلو کا سامنا کرنا پڑیگا وہ ہماری فوج کے تشخص اور کردار کی نیلامی ہے۔ جو ہمارے لئے بحیثیت مسلمان قوم گوارہ نہیں۔ ہماری فوج جس کردار کی وجہ سے دنیا میں شہرت رکھتی ہے وہ جذبہ جہاد سے سرشاری ہے یہی تو ہماری فوج کی خوبی ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں جان کی قربانی اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ پاکستانی فوج اس جذبہ سے زندہ ہے اور اس جذبہ سے وہ اپنے ملک کی حفاظت کرتی

Scanned with CamScanner

ہے۔تعداد میں کم ہونے کے باوجود ہندوستان کی فوج کے مقابلہ میں جو ہتھیار ہمارے پاس ہے۔ صرف وہ مسلمان کا جذبہ جہاد ہے۔دنیا کی دوسری فوجیں نام اور تمغے کے لئے لڑتی ہیں لیکن مسلمان فوج نظریہ کی احیاء اور ملک وملت کی حفاظت اپنا فریضہ منصبی سمجھتی ہے۔اگر ہم نے ایک دفعہ اپنی فوج کو کرایہ کے سپاہی کو بنا کر بھیجے تو اس سے جذبہ جہاد باقی نہیں رہے گا۔اس لئے اس سے آئندہ جا کر دشمن کا مقابلہ مشکل رہے گا۔یہود ہنود کے غلبہ کے لئے پاکستانی فوج کو بے بس بنانے کے لئے شاید امریکہ تو اس بات پر مجبور کر کے پاکستان کی فوج کا لازمی مطالبہ کرے۔لیکن پاکستان کو اس بارے میں دوٹوک موقف اپنانا چاہیے اور یہ اعلان کرے کہ ہم کسی صورت میں عراق میں امریکہ کے پاؤں جمانے کے لئے اپنی فوج نہیں بھیجیں گے،خواہ اقوام متحدہ یا او ایس آئی ہی کیوں نہ کہے بلکہ خود سعودی عرب لاکھوں عقیدت کے باوجود اگر سعودی حکمران بھی امریکہ سے مجبور ہو کر عراق فوج بھیجنے کے لئے کہے تو پاکستان کو ہرگز نہیں ماننا چاہیے۔کیونکہ یہ مسلمان قوم کی عزت اور وقار کا مسئلہ ہے اس سے دینی اقدار کو ٹھیس پہنچے گا۔اور اسلامی نظریہ متاثر ہوگا۔پاکستانی فوج عراق بھیجنے کے بارے میں ملک کے طول وعرض سے علماء اور مفتیان کے فتوے آچکے ہیں۔ایسا ہی رہنما اہل قلم حضرات نے اس پر وقیع مقالے لکھے ہیں۔اس کے باوجود حکومت اگر اس سے آنکھیں بند کر کے فوج بھیجنے کا اعلان کرے تو یہ قوم وملت سے غداری کا مترادف ہوگا۔ویسے بھی جارح اور ظالم کی مدت تھوڑی ہوتی ہے۔اور نہ عراق میں امریکہ کو ثبات واستحکام دکھائی دے رہا ہے۔اس لئے پاکستان کو اس گناہ بے لذت کا شریک کار نہیں ہونا چاہیے۔اور نہ افغانستان میں کھیلے گئے کھیل کا دوبارہ اعادہ کرے کیونکہ بار بار یوٹرن سے ملکی اور قومی تشخص باقی نہیں رہتا۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

تعلیم میں زبان کی اہمیت

مفتی ذاکر حسن نعمانی

اقوام عالم کی ترقی کا مدار اعلیٰ تعلیم پر ہے۔اور تعلیم اس لئے ضروری ہے کہ ہر زندہ چیز خواہ انسان ہو یا حیوان فکر معاش کرتی ہے۔انسان اگر مسلمان ہے تو ساتھ فکر معاد بھی کرتا ہے فکر معاد کا مکمل طریقہ کار اور راہنمائی انبیاء کرام کی تعلیمات میں بدرجہ اتم موجود ہے۔فکر معاش کا تعلق انسانی عقل کے ساتھ ہے۔لیکن اس فکر میں عقل آزاد نہیں بلکہ وحی کی روشنی میں اپنے لئے راستہ متعین کرتی ہے جائز ناجائز کا خیال رکھے گی۔اس لئے مسلمان اور کافر کی معیشت میں سود، جوا اور دیگر ناجائز امور موجود ہیں جبکہ مسلمان کی معیشت سود اور صغیرہ سے پاک ہوتی ہے۔گویا مسلمان کا فکر معاش فکر معاد کے تابع ہے اور کفار کا فکر معاش آخرت کی فکر سے خالی ہے۔لیکن نفس فکر معاش میں مسلمان اور کافر دونوں شریک ہیں۔اس لئے کہ دونوں انسان ہیں۔دونوں کے تقاضے ایک ہیں۔ہر ایک کو روشنی، کپڑا ،مکان اور شادی وغیرہ کی ضرورت ہے۔دنیا میں پیدائش سے لے کر مرتے دم تک انسان صحیح المزاج اور فطرت سلیم کا مالک انسان لازماً ان تقاضوں کو پورا کرے گا۔

ضرورت ایجاد کی ماں ہے:-

اندر کے انسانی تقاضوں کی وجہ سے لوگوں نے ہر دور میں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہیں۔مختلف چیزیں ایجاد کی ہیں۔اور آہستہ آہستہ ترقی کی ہیں۔ہم جس دور سے گزر رہے ہیں۔یہ انتہائی ترقی یافتہ ہے۔اب تو ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سہولیات میں بھی انتہائی ترقی کر گئے ہیں۔ضروریات کو سہولت کے ساتھ پورا کرنے کے لئے ایسے ایسے آلات نکل آئے ہیں کہ خود انسانی عقل انہیں دیکھ یا سن کر حیران رہ جاتی ہے۔انسانی عقل اللہ کی بہت بڑی نعمت اور محبت ہے۔اور انسان پر حکومت کرتی ہے۔اور انسان عقل کا مکمل طور پر تابعدار ہے۔صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان لمحہ بھر کے لئے عقل کی خلاف ورزی کے لئے تیار نہیں۔خلاف ورزی کرنے کی

Scanned with CamScanner

دو (۲) وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اس کا نقصان ہوگا یا لوگ بے وقوف اور پاگل کہیں گے۔

عقلی کارنامے:-

اس عقل کی وجہ سے انسان نے فکر معاش کے لئے مختلف علوم وفنون ایجاد کر لئے۔ بیماری کی
وجہ سے طب کا شعبہ وجود میں آیا۔ بدن کو ڈھانپنے کے لئے کپڑے کی صنعت وجود میں آگئی۔ رہائش
کی وجہ سے انجینئرنگ کا شعبہ بن گیا۔ ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے آلات حرب اور
سائنس میں اہم شعبہ وجود میں آگیا۔ کھانے کی ضرورت پیدا کرنے کے لئے زراعت اور تجارت
وغیرہ کے شعبے قائم ہو گئے۔ دیگر سہولیات کے لئے مختلف قسم کی ٹیکنالوجی کے شعبے قائم ہو گئے۔ نقل و
حمل کی ضرورت پورا کرنے کے لئے سمندری جہاز کشتیاں، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور دیگر گاڑیاں
ایجاد ہو گئیں۔ ایک دوسرے سے خبردار رہنے کے لئے اور اطلاعات کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی تو
عروج پر ہے اس شعبے کی طرف لوگوں کا رجحان بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس کے ساتھ وابستہ افراد کو
فکر معاش کے دیگر شعبوں کے مقابلہ میں آرام اور سہولت زیادہ ہوتی ہے۔

علوم وفنون کے حصول کا طریقہ:-

معاش کے ان تمام مذکورہ شعبوں کے مختلف سکول، کالج، اور یونیورسٹیاں بن گئیں ہیں
۔ بے شمار کتابیں لکھی گئیں بعض کتابیں نصاب میں داخل ہیں۔ جن کو پڑھنے کے بعد اس فن اور علم کو
مزید سمجھے۔ اور اس میں ترقی کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو پڑھ لینے کے بعد انسان عملی
زندگی کا آغاز کرتا ہے جس کی وجہ سے اس میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے۔ نئے تجربات سامنے آتے
ہیں۔ تحقیق کا نیا میدان کھلتا ہے۔ فن ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ کسی ایک مقام پر رکنے کا نام
نہیں لیتا۔ محقق مر جاتا ہے۔ تحقیق نہیں مرتی۔ تحقیقی سفر جاری رہتا ہے۔ ان جملہ علوم وفنون کے حصول
کے لئے متعلقہ کالج اور یونیورسٹی میں داخل ہو کر ماہر فن سے پڑھائی شروع ہو جاتی ہے

تعلیم اور زبان:-

چونکہ دنیا میں ہزاروں زبانیں ہیں۔ مختلف قومیں مختلف زبانیں بولتی ہیں۔ ہر قوم اپنی اپنی
زبان میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ مقصد سب کا ایک ہوتا ہے۔ انگریز کا بچہ انگریزی
اور قومی زبان میں اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ مثلاً روٹی اور پانی مانگنے کے لئے انگریزی زبان
کو واسطہ بنا کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ فرانسیسی فرنچ زبان کا سہارا لے گا۔
واسطہ بناتا ہے عرب بچہ عربی زبان میں روٹی اور پانی مانگے گا۔ مریض ڈاکٹر کے ساتھ رابطے کے لئے اپنی زبان کو
ہندوستانی اردو اور ہندی زبان کو واسطہ بناتا ہے۔
واسطہ بناتا ہے۔ گاڑی مکینک بننے کے لئے اپنی قومی اور مادری زبان کو واسطہ بناتا ہے۔

اصل چیز:-

اصل چیز تو مقصد تک پہنچنا ہے۔ واسطہ اور زبان تو ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ انسان کو بھوک
لگتی ہے تو کھانا مانگنے کے لئے مختلف حیلے استعمال کرتا ہے۔ حصول کے لئے مختلف طریقے استعمال
کرتا ہے۔ انگریزی بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ نہیں بول سکتا تو گونگے کی طرح اشاروں کی زبان میں
اظہار مافی الضمیر کرتا ہے۔ کھانا مل جائے تو خوش ہو جاتا ہے کہ مقصد میں کامیابی ہوگئی واسطہ بھول
جاتا ہے۔ اگر مقصد تک پہنچنے کے لئے آسان واسطہ ہو تو خوشی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کہ کوئی مسئلہ نہیں
لہٰذا بآسانی ساتھ بیان کر دیں گے۔ انگریزی سے نابلد اور گونگا انسان جب انگریز ڈاکٹر سے علاج
کرواتا ہے تو زبان کے واسطے سے بے نیاز ہو کر مطمئن ہو جاتا ہے کہ چلو ڈاکٹر چیک اپ کرے گا
۔ میرا مقصد تو علاج ہے انگریزی بولنا آتی ہے یا نہیں اس سے میرا کیا کام۔

مقصد تک رسائی:-

پتہ چلا کہ اصل چیز مقصد تک رسائی اور کامیابی ہے۔ زبان تو مقصد تک پہنچنے کا صرف ایک
ذریعہ اور واسطہ ہے۔ اگر مقصد تک پہنچنے کا واسطہ آسان ہو تو مقصد تک رسائی اور کامیابی یقینی ہوگی اور
علی وجہ البصیرۃ ہوگی۔ افہام وتفہیم اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ نہ استاد کو دقت ہوگی نہ شاگرد کو۔ اور حصول فن میں

زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ شاگرد بہت جلد ماہر بن جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے [illegible]
کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً ہمارے پاس اب کوئی اپنے بچے کو کار مکینک کے پاس [illegible]
جانے کے لئے بٹھاتا ہے تو استاد اس بچے کو اپنی مادری زبان میں [illegible]
۔ کار کے تمام پرزوں کے نام [illegible] مادری زبان میں [illegible]
یاد ہو جاتے ہیں۔ کار ٹھیک کرنے کے تمام اوزار و آلات کے نام بھی مادری [illegible]
۔ اکثر آلات کے نام شاگرد کو پہلے سے یاد ہوتے ہیں [illegible]
جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر انگریزی سے [illegible] موٹر مکینک کے پاس سیکھنے کے لئے
بٹھایا جائے تو یہ شاگرد پہلے انگریزی زبان سیکھے گا۔ پھر کار کے پرزوں کے نام انگریزی میں یاد
کرے گا۔ اسی طرح آلات اور اوزار کے نام انگریزی زبان میں سیکھے گا۔ اگر یہ مکینک انگریزی
[illegible] انگلش زبان کا کورس بھی کرے گا۔ جب شاگرد اچھی طرح انگریزی زبان سیکھ
لے تو اب انگریز استاد کے لئے تفہیم آسان ہوگی۔ یہ شاگرد موٹر مکینک تو بن جائے گا لیکن اس پر کئی
سال لگیں گے۔ اب آپ سوچیں کہ آپ کے پاس ایک آدمی آئے جس کی مادری اور قومی زبان [illegible]
ہے۔ انگریزی بالکل نہیں جانتا اور وہ آدمی کہے کہ میں موٹر مکینک بننا چاہتا ہوں اور آپ اس سے کہیں
کہ ایک انگریزی ماہر مکینک ہے اور ایک ہمارا مکینک ہے آپ کس کی شاگردی کرنا چاہتے ہیں تو
اگر اس طالب آدمی کا دماغ خراب نہیں اور انگریزی سے مرعوب نہیں تو وہ یہی کہے گا کہ ہمارا مکینک
کی شاگردی چاہتا ہوں تاکہ جلد اور آسانی کے ساتھ فن سیکھوں۔ مجھے تو فن سیکھنا ہے میرا مقصد حصول
فن ہے حصول زبان نہیں۔

سکول اور کالج کی تعلیمی زبان:۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ اصل مقصد حصول علم اور فن ہے۔ زبان کی حیثیت ثانوی ہے
آپ سوچیں کہ پاکستان میں میڈیکل، انجینئرنگ، سائنس اور دیگر مضامین کی زبان انگریزی [illegible]
ہے؟ پاکستانی بچوں میں تو بعض با اقتدار اور اونچے طبقوں کے بچے ہیں۔ جن کا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اور قومی زبانوں کی اہمیت:۔

[illegible]
[illegible] اصل مقصد تو حصول علم اور فن ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی ملک کی طرف [illegible]
[illegible] تعلیم عام اور سستی ہو جائے گی۔ [illegible]
[illegible] ملک کا ہر فرد تعلیم یافتہ بن جائے گا۔

سوال۔ [illegible]
[illegible]

جواب۔ [illegible] سوال ہے [illegible]
[illegible] ترقی کی ہے۔ [illegible]
[illegible] انگریزی سے نفرت کرتے ہیں۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں جو ملک وقوم کو ترقی یافتہ بنادیں۔لیکن مخلص لوگوں کی کاوش سے ہر فن میں ملکی زبانوں میں کتابیں کا معتدبہ حصہ موجود ہے۔علاوہ ازیں ملک کا با اختیار، با اقتدار اور قابض غیر مخلص طبقہ چاہتا نہیں کہ جملہ علوم وفنون ملکی زبانوں کی طرف منتقل ہو جائیں۔اور ملکی زبان تعلیمی زبان بن جائے تاکہ ان کی اجارہ داری ختم نہ ہو۔یہ انگریزی اور انگریزی تہذیب کا مرعوب اور تہذیب یافتہ ان کی تہذیب سے سے محبت کرتے ہیں۔اپنے ملک وقوم سے نفرت کرتے ہیں۔صرف اقتدار کے لئے اپنے ملک میں رہائش پذیر ہیں ورنہ ان کے فرار اور قرار کی جگہ یورپ اور امریکہ ہے۔

علاج، تعلیم، دولت، سیر وسیاحت اور عیاشی کے لئے انہی ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ان کا قبلہ بھی ممالک ہیں۔ملک وملت تباہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے، آخرت بگڑ جائے لیکن یورپ اور ان کے آقاؤں کو خوش کریں گے۔ہر وقت ان کی غلامی کا طوق پہننے کو تیار رہتے ہیں تاکہ انکے دنیاوی مفادات کو نقصان نہ پہنچے۔گورا انگریز حکومت کرکے چلا گیا اور کالا انگریز اس کی کرسی پر براجمان ہو گیا۔نہ ان کو ذہنیت بدلنے کی فکر ہے نہ تہذیب۔اور نہ نظام تعلیم اور نہ دیگر نظام۔جب تک انگریز کے بقایا نظاموں کو نہ توڑا جائے۔اس وقت ملک وقوم کی ترقی کے خواب دیکھنا صحیح نہیں۔ملک و قوم کی ترقی میں اہم چیز تعلیم ہے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے اصل چیز زبان تعلیم ہے۔جتنی آسان زبان میں تعلیم ہوگی اتنی ہی تعلیم آسان اور عام ہوگی۔وقت بھی کم لگے گا اور پائیدار بھی ہوگی۔افغانی اور پشتو زبان میں تو طب اور دیگر علوم وفنون کی تعلیم پشتو میں حاصل کرتے ہیں۔جرمنی بھی جاتے ہیں ۔ترجمانی کے ذریعہ میڈیکل کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرکے ملک وقوم کی خدمت کرتے ہیں لیکن ہمارے با اثر اور با اختیار لوگ اپنی ضد پر قائم ہیں کہ انگریزی کے بغیر ترقی مشکل ہے۔کوئی مشکل نہیں صرف وقت لگے گا۔پرائمری سے لیکر یونیورسٹی لیول تک تعلیمی زبان قومی اور مادری زبان میں ہونی چاہیے۔اسکے لئے پورا نصاب بدلنا ہوگا۔مترجمین کی مدد حاصل کرنا ہوگی۔تاکہ تمام علوم وفنون قومی زبانوں کی طرف منتقل ہو جائیں۔مریض کو تو شفاء چاہیے ڈاکٹر سے اس کا کیا کام۔ہمیں تو معیشت کے ہر میدان میں ترقی چاہیے۔ہمیں زبان سے کیا کام۔

سوال:۔علماء انگریزی کو کیوں ضرورت سمجھتے ہیں؟

جواب:۔اس وقت انگریزی سیکھنا علماء کی مجبوری ہے۔جب ملک کا با اقتدار اور با اثر طبقہ انگریزی کو ختم نہیں کرنا چاہتا۔انگریزی کی سخت ضرورت ہے تاکہ بہت سے مسائل کی حقیقت جان کر قرآن و حدیث کی روشنی میں ملک ملت کے مسائل حل کیے جائیں۔علماء کی انگریزی زبان سے تو دشمنی نہیں ہے صرف ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔جب ہمارے پاس اپنی مادری اور قومی زبان ہے۔تو اس سے کیوں کام نہیں لیتے۔انگریزی والے ممالک نے اپنی زبان میں ترقی کی ہے وہ کسی دوسرے ملک کا رخ نہیں کرتے۔نہ خود کو کسی کا محتاج سمجھتے ہیں۔اگر ہم اپنی زبان میں ملک وملت کو معیشت کے ہر میدان میں ترقی دیں تو ممکن ہے کہ انگریز ہماری زبان سیکھنے پر مجبور ہو جائیں اور ہمارے شاگردی کے لئے ہمارے ممالک کا رخ کریں۔لیکن فی الحال یہ بات محال نظر آتی ہے۔ہر ملک کے دور دراز علاقوں میں بچے شرٹ پتلون میں انگریزی سیکھتے ہیں۔چھوٹے بڑے سب کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہے کہ ترقی صرف انگریزی میں ہے۔پھر یہی لوگ نعرہ بھی لگاتے ہیں یورپ اور امریکہ مردہ باد۔حالانکہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور یورپ زندہ باد۔اگر ہم نے تعلیم میں انگریزی زبان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تو ملک کے دور دراز اور غربت والے علاقوں کے ذہین اور با صلاحیت بچے اعلیٰ تعلیم سے محروم رہیں گے۔ملک کے لئے ماہرین فن بھی میسر نہ ہوں گے۔ملکی ترقی کے خواب دیکھنا چھوڑنے ہوں گے۔صرف اجارہ دار گروپ کے بچے اعلیٰ تعلیم کے حامل بن کر ترقی یافتہ ممالک کی خدمت کریں گے۔ملک وملت کی خدمات سے محروم رہے گی۔اعلیٰ ذہن کے بچے تو صرف اعلیٰ طبقوں میں پیدا نہیں ہوتے۔اور نہ صرف امریکہ اور یورپ میں پیدا ہوتے ہیں بلکہ اعلیٰ دماغ تو قدرت کا عطیہ ہے۔ہر جگہ پیدا ہو سکتا ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملک وملت کو ہر میدان میں بہترین اور ماہر رجال کار مہیا ہوں تو یہ اس وقت ممکن ہے کہ ذریعہ تعلیم اردو ہو اور یکساں ہو ۔اردو ذریعہ تعلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے اگر ہم بیس پچیس سال میں اپنا یہ ہدف حاصل کرلیں تو سستا سودا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

انسانی دماغ میں تصور خدا کی دریافت

ابوالامتیاز ع س مسلم

انسانی دماغ میں خداپیا کی دریافت

سان ڈیگو-امریکہ کی یونیورسٹی آف کے لئے فورنیا کے سائنس دانوں نے انسانی دماغ میں ایک ایسے "مقیاس" یا "پیمانے" کا سراغ لگایا ہے جسے انہوں نے گاڈ ماڈیول یعنی نعوذ باللہ "خدا پیا" کا نام دیا ہے۔ پیشتر اس کے اس پر خیال آرائی کی جائے، خبر کے متن کا مطالعہ ضروری ہے۔

"لندن: سائنس دانوں کو یقین ہے کہ انہوں نے انسانی دماغ میں ایک ایسے "خداپیا" کا سراغ لگایا ہے جو انسان کی ارتقاء پذیر جبلت یا فطری بالیدگی کو مذہب پر ایمان کی طرف منعطف کرتا ہے۔ یہ انکشاف سنڈے ٹائمز کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے"۔ "مرگی کے مریضوں کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ عمیق روحانی تجربات سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان پر تحقیق سے دریافت ہوا کہ انسانی دماغ کے اگلے حصے میں ایک دائرہ اعصاب موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے تصور سے برقی رو کی طرح متحرک ہو جاتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہرچند یہ تحقیق اور اس کا ماحصل تمہیدی مرحلے میں ہے، لیکن ابتدائی نتائج سے واضح ہے کہ مذہب پر ایمان کا یہ طبعی مظہر انسانی دماغ میں مضبوطی سے نصب کر دیا گیا ہے۔ مرگی کے ان مریضوں نے (جن کے دماغ کی ذہنی لویں گرفت میں آجاتی ہیں) یعنی جن کے دماغ کی پیش لووں پر دورے پڑتے ہیں، کہا کہ انہیں اکثر انتہائی توانا روحانی مشاہدات کا تجربہ ہوتا ہے اور وہ مذہبی روحانی کیفیت میں کھو جاتے ہیں۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی سان ڈیگو یو ایس اے کے اعصابی سائنس کے ماہرین کی ایک ٹیم نے کہا کہ سب سے زیادہ حیرت انگیز توضیح یہ ہے کہ دورہ مرگی سے دماغ کے اس شعبے کے اعصاب جسے "خداپیا" کا نام دیا گیا ہے، غیر معمولی طور پر متحرک ہو جاتے ہیں"، جس سے انسان ایک روحانی قوت یعنی خدا کا یقین کرنے لگتا ہے۔ (ع س م) اس ٹیم نے گذشتہ دنوں ایک کانفرنس میں بیان کیا کہ کن پیٹوں کے اندر دماغی لووں میں ممکنہ طور پر مذہب کے

کے لئے وجود پذیر ہوا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے، کوئی خواہ مذہب کو مانتا ہو یا خدا پر ایمان رکھتا ہو اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ (اس کے) دماغ کے دائرہ اعصاب کا یہ نظام کار کس قدر ترقی یافتہ ہے۔ تحقیقی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر ولایانر راماچندرن کا کہنا ہے کہ اس مطالعاتی جائزے میں مرگی زدہ مریضوں کا ایسے عام لوگوں سے موازنہ بھی کیا گیا، جن کا کہنا تھا کہ وہ انتہائی مذہب پسند ہیں۔ ان کی جلد پر برقی رو پیما لگا دیے گئے جو بطن دماغ میں ذہنی لووں کو ماپنے کا معیاری قاعدہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب مذہبی یا دعائیہ الفاظ تحریری صورت میں ان کے سامنے کیے گئے تو مرگی زدہ اور دوسرے راسخ العقیدہ مذہب پسندوں کی کیفیت اور ردعمل یکساں تھے۔ نظریہ ارتقاء کے بردار سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ خدا پر ایمان دنیا بھر کے تمام انسانی معاشروں میں مشترک ہے اور تاریخ کے ہر دور میں موجود رہا ہے۔ دماغ کے پیچیدہ اور دقیق دائرہ نظام برقی میں بن دیا گیا ہے۔ جسے ڈارونیئی تصرف کہہ لیجئے تا کہ اس وحدت تصور سے نوع انسانی افراد کے درمیان باہمی ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی ہو۔ اگر یہ تحقیق درست ہے کہ انسانی دماغ میں ایک "خداپیا" موجود ہے۔ تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ وجود حق سے منکر اور دہریے ہیں۔ ان کے دائرہ اعصاب کے نظام کی ترتیب یا ساخت مختلف ہے (لیکن یہ تو محض نظری استدلال ہوا کیا عملی تحقیق نے بھی یہ واقعتاً ثابت کر دیا ہے کہ ان کے اندر "خداپیا" یا اس کا کوئی متبادل موجود نہیں؟ یا کیا وہ خالی الذہن ہیں؟ ع س م) آکسفورڈ کے بشپ رچرڈ ہیریز کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی "خداپیا" ہے تو یہ مسئلہ سائنس دانوں کیلئے ہے نہ کہ دینیات کے علماء کیلئے۔ اس نے کہا "اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی (روحانی کے علاوہ) طبعی (یعنی مادی) صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔"

اس تجزیے میں ڈاکٹر ولایانر راماچندرن کی سربراہی میں ماہرین اعصاب کی ایک تحقیقاتی ٹیم نے مرگی کے ایسے مریضوں کے مشاہدے اور معائنے کے بعد جو عمیق روحانی تجربوں سے گزرے تھے دعویٰ کیا ہے کہ دماغ کے سامنے حصے میں ایک ایسا دائرہ اعصابیہ موجود ہے کہ جوں ہی مرگی کا دورہ

Scanned with CamScanner

پڑتا ہے وہ خدا کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں۔ یہ ''خدا پیا'' دائرہ اعصابیہ برقی رو کی طرح متحرک ہو جاتا ہے اور وہ مذہب کی طرف راغب اور روحانی تجربوں سے دوچار ہونے لگتے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس مظہر کی اور تشریحات بھی کی ہیں کہ اس ''خدا پیا'' کا ارتقا معاشرے میں استحکام نظم وضبط یا دوسرے معنی میں عدل وانصاف قائم کرنے کیلئے ہوا ہوگا۔ یا دماغ میں یہ تصرف ڈارون کے نظریے کے مطابق افراد میں باہمی تعاون کے فروغ کے لئے عمل پذیر ہوا ہے' وغیرہ واضح رہے کہ یہ سب امور اخلاقی اور ذہن وفکر انسانی سے متعلق ہیں نہ کہ ارتقائے طبیعی (جسمانی) سے۔

خدا کا تصور:۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کرہ ارض پر موجود تمام انسانوں کی بڑی اکثریت خواہ اس کا تعلق کسی بھی رنگ، نسل، علاقے، معاشرے، مہذب ومتمدن یا غیر مہذب وغیر متمدن طبقے سے ہو یا وہ تاریخ یا زمانہ ماقبل تاریخ کے کسی بھی ادوار سے تعلق رکھتے ہوں، کسی نہ کسی صورت میں ایک قادر مطلق، ایک الہ اور کسی نہ کسی رنگ میں مذہب یا روحانیت سے گہرا لگاؤ رکھتے رہے ہیں۔ اور اگر جہالت کی گھٹائیں بہت ہی تاریک ہوں تو بھی اپنے جذبہ عبودیت کی تسکین کے لئے مظاہر فطرت آباؤ اجداد یا ان کی تمثیل اصنام میں متبادل تلاش کر لیتے ہیں۔ گویا مذہب کی طرف کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ تو کیا اکثریت آدم ہمیشہ مرگی زدہ رہی ہے؟ اور خود سائنس دان ولایانور راماچندرن جس معاشرے اور تہذیب کی پیداوار ہیں اس میں تو خیر سے خداؤں اور مذاہب کی اتنی بھرمار ہے کہ شاید شمار سے بھی باہر ہو، کیا ہم ان سب کو مرگی زدہ شمار کریں؟

طبی تاریخ میں یہ مظہر بھی عام ہے کہ کسی شخص کی یادداشت جو ایک عرصہ سے کھو چکی تھی، ناگہانی صدمے یا جھٹکے سے واپس آگئی۔ یا جسم کے کسی حصے کی حرکت جو ماؤف ہو چکی تھی، پھر جاری ہوگئی۔ حالانکہ وہ شخص معروف معنی میں مریض، معذور یا مرگی زدہ نہ تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے یعنی یہ مرگی زدگی کا کمال نہیں ہے تو یہ تسلیم کرنے میں کیا عار ہے کہ خدا پرستی یا دوسرے لفظوں میں توحید پرستی اور اس سے اخذ ہونیوالے نتائج یعنی ایمان، یقین اور مذہب انسانی جبلت میں داخل ہیں؟ اور یہ ایک

…کی جبلت نہیں بلکہ فطرت صانع کی مظہر ہے۔ …
…زدہ لوگوں کی فیصدی تعداد کیا ہوگی؟ اس کے مقابلے میں اس یا کسی اور علت سے مبرا خدا کے ماننے والوں کی تعداد کیا ہے؟ ثابت ہوا کہ ایک الہ واحد کا تصور ایک صحت مند دماغ کا ناگزیر خاصہ ہے۔ نہ کہ بیمار ذہن کا۔ ضمنی طور پر اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ تصور یا احساس حق چونکہ ذہن سے متعلق ہے اس لئے انسانی شعور کا بھی جو اسے عام خلقت حیوانی سے ممتاز ممیز کرتا ہے تقاضا بھی ہے اور یہی امتیاز باعث شرف بشر ہے۔ جس نے بہ اتفاق مذاہب فرشتوں کو انسان کے سامنے سجدہ ریزی پر مجبور کیا۔

دماغ میں تصور الہی کی کیفیت ایسے ہی ہو سکتی ہے جیسے دماغ مادی روح کا وجود یا کسی مرحلے پر قطرہ آب یا منجمد خون میں اس کا حلول، یا جسم میں کسی اور انداز سے ہوا کی طرح تنفس کی موج اور حیات کی نشوونما۔ جب تک روح موجود ہے، زندگی قائم ہے۔ روح جسم سے رخصت ہو جائے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ ہرگاہ کہ ہمیں اس روح کی حقیقت کا ادراک نہیں لیکن کوئی ایسی لطیف یا غیر مرئی شے جسم انسانی میں کارفرما ہے جو باعث حیات ہے ورنہ جسم تو زندگی یا حیات کے لئے لازم ہے کہ روح موجود ہوتا ہے اس سے ہستی کا اثبات ہے۔ یہ روح کیا ہے؟ ارشاد ربانی ہے ''کہہ دو کہ یہ امر ربی یعنی میرے رب کا حکم یا ارادہ ہے'' (17 بنی اسرائیل 85)

یہ لفظ کن ہے جب اللہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے یعنی اسے مقدر کر دیتا ہے۔ تو حکم فرماتا ہے۔ کن یعنی ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ لفظ کن بھی دراصل اس کا امر یا ارادہ ہی ہے۔ نوع انسانی تمام جستجو کے باوجود کم از کم اب تک روح کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکی کیونکہ ایک دوسرے تناظر کے مطابق ''اور تم (یعنی نوع انسانی) کو علم قلیل ہی دیا گیا ہے'' (17 بنی اسرائیل 85)

اس عدم دریافت سے یہ لازم نہیں آتا کہ چونکہ جسم انسانی میں کوئی روح پیا یا روح کا متعین مقام یا نقش دریافت نہیں ہوا۔ اس لئے اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ روح کا ہمارے جسم کے ساتھ اتنا گہرا تعلق ہونے کے باوجود کہ جس کے ساتھ زندگی اور موت کے رشتے بندھے ہوئے ہیں، ہم ابھی تک نہیں جان پائے کہ یہ مادی ہے تو کہاں ہے اور غیر مرئی ہے تو کہاں سے آتی ہے اور کیسے نکل جاتی

ہے۔اور نہ ہی ہم اس کا تعلق کسی طبیعی مظہر یا روح پیما سے جوڑ سکتے ہیں۔نہ ہی یہ کسی طرح کسی طبیعی یا ذہنی ارتقائی عمل کا ثمر دکھائی دیتی ہے۔پھر اسے ایک امر ربی' منشائے الہیٰ اور ارادہ خالق سمجھ کر قبول کرنے میں کیا امر مانع ہے۔اگر روح تک جو مخلوق ہے یا اس کے (Module) روح پیما تک رسائی حاصل نہیں ہے تو کیا روح کے خالق کے ''خدا پیما'' کی دریافت' خام خیالی نہیں؟ اور نہیں تو روح کے بارے میں ہم کم از کم اتنا تو جانتے ہیں کہ یہ جسم سے خارج کی ایک لطیف شے ہے۔جس کا جسم میں وجود احساس حیات کی نوید ہے۔لیکن تصور حق' تصور خالق یا تصور خدا کیا ہے؟ جو ہماری دانست میں ہماری جبلت میں داخل ہے۔حتیٰ کہ سائنس دانوں کے بقول وہ ہماری دل میں پیشانی کی جانب ایک خاص مقام پر نقش پذیر ہے۔یہاں تک کہ وہ کسی خیال' جھٹکے کا مشاہدے سے برقی رو کی طرح متحرک ہو کر ہمیں روحانی پرواز پر لے جاتا ہے۔اور عجیب وغریب تجربات سے دوچار کراتا ہے۔

میثاق ازل:-

کیا یہ نقش یا مہر، ازل کے اس میثاق کا نتیجہ تو نہیں ہے' جب خالق مطلق نے عالم ارواح سے سوال کیا۔ **الست بربکم** کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اور تمام مخلوق نے بیک زبان تسلیم کیا **قالوابلی** بے شک آپ ہمارے رب ہیں'' پھر جب اللہ نے آدم کی شکل میں حیات عطا کی' تو ان کی رہنمائی' ہدایت' کردار سازی اور باہمی معاملات اور ہم آہنگی کے لئے انبیاء کرام اور ان کے ذریعے ہدایت کے تمام ذرائع یعنی کتب بھیجیں' تا کہ معاشرے میں انصاف' عدل' استحکام اور نظم وضبط قائم رہے۔کیا یہ وہی میثاق ازل نہیں ہے جسے سائنس دان اب مرگی زدگان' کے دماغ میں دریافت کر رہے ہیں؟ یا یہ خدا پیما کا اعصابی دائرہ ہے جس کے متحرک ہونے پر ہی خدا کا احساس ہو۔ظاہر ہے کہ صورت واقع تو یہی ہے کہ اس میثاق کی مہر اللہ نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہمارے دل و دماغ اور فطرت پر ثبت کر دی ہے' لیکن کج خیال اور کج نظر لوگ اس سیدھی سادی حقیقت کی توضیح بھی اپنی کج روی کی طرح کج دلیلوں سے کرتے ہیں۔ہم خواب دیکھتے ہیں۔بڑے بڑے صحت مند لوگ' قوموں کے سردار' ماہرین علوم' مجسم دیکھتے ہیں اور عالم خواب میں وہ سب نہ صرف اپنے خیالات کو مجسم دیکھتے ہیں۔بلکہ اگر آگ دیکھی تو اس کی تپش چوٹ کا درد' جنگ کی گھن گرج وغیرہ غرض یہ کہ ہر چیز محسوس کرتے ہیں۔حضرت یوسفؑ کا خواب سب سے زیادہ مشہور ہوا۔جو کہ تمام مذاہب کو تسلیم ہے۔بعض خوابوں کا اثر تا عمر محسوس ہوتا ہے۔ایسے خوابوں کی بھی کمی نہیں جو سچ ثابت ہوئے اور انہوں نے قوموں کی تاریخ بدل دی۔راقم الحروف خود حالت خواب میں متعدد ایسے تجربات سے دوچار ہو چکا ہے' جو بعد میں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئے۔اگر خیال کا خواب میں مجسم ہو کر سامنے آجانا مرگی زدگی نہیں ہے تو ایک اللہ واحد کا جاگتے میں تصور اور اس کے نتائج کا انسانی کردار میں عمل پذیر ہونا کیسے غیر صحت مند ہو گیا۔

ایک قادر مطلق اور الہٰ واحد پر ایمان اور روحانی تجربات کو بیماری سے منسلک کرنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔رسول کریمؐ پر بھی کہانت' جادوگری اور جنون (نعوذ باللہ) کی تہمت طرازی کی گئی تھی اور تاریخ میں جتنے جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں' انہیں بھی ایسے الزامات کا ہدف بننا پڑا۔سائنسدانوں کی اس ٹیم کو انسانی دماغ کی اس ساخت کا جواز قدرت خداوندی اور رحمت الہیٰ میں ڈھونڈنا چاہیے جس نے انسان کو پیدا کر کے اس سے میثاق لے کر اور اپنے بندوں کے لئے اس میثاق کی پابندی کو آسان کرنے کے لگے۔رسولوں کو بھیج کر اور خود دماغ انسانی میں اس میثاق کی پاسداری کا اہتمام کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔کہ معاشرے میں اعتدال اور عدل وانصاف قائم رہے۔واضح رہے کہ یہاں خدا پیما کی حقیقت یا عدم حقیقت پر نہیں بلکہ اسکی توجیہ مرگی زدگی پر اعتراض مقصود ہے۔رہ گئے مرگی زدہ لوگوں کے تجربات تو اس کی توضیح کے اور جواز الگ ڈھونڈنے ہوں گے۔دنیا میں اس وقت ایسے بھی مرگی زدہ ہیں۔جو باوجود کہ جسمانی صلاحیتوں سے محروم ہیں' لیکن مثال کے طور پر علم طبیعات (PHYSICS) میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔کیا یہ ممکن نہیں کہ مرگی کے جھٹکے یا دورے بعض ایسے اعصاب کو متحرک کر دیتے ہیں۔جن میں بشمول خدا پرستی اور مذہب پرستی اور بھی کچھ صلاحیتیں ہوں جو عارضی طور پر ظاہر ہو جاتی ہوں۔لیکن خدا پرستی اور مذہب سے لگاؤ کو مرگی کا نتیجہ قرار دینا خود مرگی زدہ ہونے کی علامت تو ہو سکتی ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتی۔

Scanned with CamScanner

چند مشاہدات :-

یہاں راقم الحروف کے چند اپنے مشاہدات نقل کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ 1961ء میں اپنے دورہ ناروے کے دوران میں ذہنی پسماندگان کے ایک ادارے میں تربیت اور مشاہدے کے لئے چند روز کے لئے قیام پذیر تھا۔ وہاں میری ملاقات ایک ایسے ذہنی پسماندہ نوجوان سے ہوئی جس کی عمر 18'17 سال تھی۔ اس کا مقیاس ذہن I.Q پچاس سے بھی کم تھا۔ وہ صرف چند لفظ بول سکتا اور شاید بمشکل پندرہ تک گن سکتا تھا اور اس کی رال ہر وقت ٹپکتی رہتی تھی۔ اس کی بقیہ زندگی کا اندازہ ایک ڈیڑھ برس سے زیادہ نہ تھا۔ وہ کوئی کام سیکھنے یا پڑھنے کا اہل نہ تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک حیرت انگیز صلاحیت بخش رکھی تھی۔ آپ کوئی بھی تاریخ' مہینہ اور سن بتا کر اس سے متعلق دن دریافت کریں خواہ وہ پانچ سال قبل کا ہو' پچاس سال قبل کا یا اور زیادہ قدیم' وہ صحیح دن بتا دیتا حالانکہ اس کو بولنے میں بھی خاص دقت ہوتی تھی۔ میں نے اپنے سفر اور بچوں کی پیدائش کی تاریخیں بتا کر اس کا امتحان لیا اور وہ ہر بار پورا اترا۔ یہ لڑکا مرگی کا مریض نہیں تھا۔

سن 60ء اور 70ء عیسوی کی دہائی میں کراچی پاکستان میں سندھ گورنمنٹ پریس منیجر جی اے مجددی کا پندرہ سولہ سالہ ذہنی پسماندہ بیٹا جسے پیار سے مولوی صاحب پکارا جاتا تھا اور کسی سکول میں داخل ہونے کے قابل نہ تھا۔ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات اور حادثات کے بارے میں پیشن گوئی کر دیتا تھا۔ جو اکثر اوقات درست ثابت ہوتی۔ میری مجددی صاحب سے ملاقات گاہے بگاہے اپنے برادر نسبتی ڈاکٹر جی ایم مہکری مرحوم کے ہاں ہوتی رہتی تھی۔ ایک دن اس نے مجددی صاحب کے ایک دوست کو جو میلوں دور سے انہیں ملنے آیا تھا۔ دیکھ کر کہا کہ آگ لگی ہے۔ اس کی ذہنی کیفیت کی وجہ سے کسی نے توجہ نہ دی لیکن جب وہ شخص واپس گھر پہنچا تو دیکھا کہ گھر یا گیراج میں واقعی آگ لگی ہوئی تھی جو خاصے نقصان کا باعث ہوئی تھی۔ اسی لڑکے کا دوسرا واقعہ مشہور جرنلسٹ اور پاکستان ٹیکسٹائل جرنل کے مدیر مظہر یوسف صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ جولائی 1977ء کے ابتدائی دنوں میں وہ اور ڈاکٹر جی ایم مہکری بہ سلسلہ ملاقات مجددی صاحب کے گھر گئے۔ جہاں انہیں مغرب کا وقت ہو گیا۔ مجددی صاحب نے صحن میں کرسیاں لگوا دیں جہاں یہ لوگ بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے۔ موضوع گفتگو ذوالفقار علی بھٹو تھے جن کے خلاف پی این اے کی سرگرم تحریک جاری تھی۔ ایک کرسی کم تھی اور مولوی صاحب اچانک آ کر ڈاکٹر صاحب کی گود میں بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے گھبرا کر اسے پرے دھکیل دیا۔ اتنی دیر میں چائے آ گئی اس لڑکے نے چائے کی پیالی مہکری صاحب کے ہاتھ سے چھین لی۔ صورتحال خراب دیکھ کر مجددی صاحب نے کہا ''ڈاکٹر خوش ہو جاؤ'' تمہارے دلدر دور ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کو لڑکے کی ذہنی کیفیت اور غیر معمولی صلاحیت یاد آ گئی اور انہوں نے تاسف کا اظہار کیا۔ مجددی صاحب نے بیٹے کو اشارہ کر کے کہا'' جاؤ اور کرسی لے آؤ'' اس نے فوری طور پر جواب دیا ''الٹ گئی' الٹ گئی' کرسی الٹ گئی'' اسی رات بھٹو صاحب کی حکومت کا تختہ الٹ گیا اور مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ یہ لڑکا بھی مرگی زدہ نہیں تھا۔ غیر معمولی یادداشت ایک حیرت انگیز صلاحیت ہے جو بعض ذہنی پسماندہ بچوں میں پائی گئی ہے۔ ناروے میں بعض ذہنی پسماندہ ''بچوں'' سے بیس برس بعد میری دوبارہ ملاقات میں نام اور قومیت کی اجنبیت کے باوجود انہیں اس ادھیڑ عمر میں بھی نہ صرف مجھے پہچاننے' بلکہ میرا نام یاد آنے میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

یہی خاصیت میرے اہتمام قائم سائنو سا مرکز تربیت برائے ذہنی پسماندگان (تاسیس 1962ء) کی بچی جمیلہ (اصلی نام نہیں) میں موجود تھی۔ اس کا درجہ ذہنی پسماندگی شدید متعین کیا گیا لیکن یادداشت کا یہ عالم تھا کہ اپنی انگلش ریڈر کی نثر کے صفحات پر صفحات اسے طوطے کی طرح ازبر تھے۔ تاہم حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ معمولی سے الفاظ' جیسے کیٹ CAT یا ریٹ RAT تک شناخت نہ کر سکتی تھی۔ یہ لڑکی بھی مرگی زدہ نہ تھی۔ یادداشت کی یا دیگر غیر معمولی صلاحیتیں عام افراد میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ہم سب کسی نہ کسی کی ایسی صلاحیت سے واقف ہیں۔ جس میں اس نے کاغذ' پنسل یا مشینوں کے بغیر جمع' تفریق' ضرب' تقسیم' عاد اعظم' ذواضعاف اقل وغیرہ اور ریاضی کے دیگر نہایت طویل پیچیدہ و دشوار مسائل سوال ختم ہونے سے پہلے ہی حل کر دیئے۔ جنوبی ہندوستان کی شکنتلا نامی ایک خاتون کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت بدرجہ کمال عطا فرمائی تھی۔ اس نے دوبار اپنے پاکستان کے دوروں میں اپنے کمال کا مظاہرہ کیا۔ 1951-52ء کے لگ بھگ اس کے پہلے دورے میں تھیوسو

Scanned with CamScanner

فیکل ہال کراچی میں مجھے خود یہ عجوبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔بینکوں کے بڑے بڑے ماہرین رائج الوقت برقی مشینوں کے ساتھ سٹیج پر اس کے امتحان کے لئے موجود تھے۔وہ چاک ہاتھ میں لگے سوال ختم ہونے کے ساتھ ہی تختہ سیاہ پر جواب لکھنا شروع کر دیتی اور مشینیں ابھی چرچرا رہی ہوتیں کہ وہ جواب مکمل کر دیتی۔یہ خاتون نہ ذہنی پسماندہ تھی نہ مرگی زدہ اور نہ کسی علت میں مبتلا تھی۔

اسلام تہذیب میں ایسے بے شمار مثالیں ہیں' کہ آٹھ دس سالہ بچوں نے پورا قرآن کریم حفظ کرلیا 15 14, سال کی عمر میں پیچیدہ دینی نصاب ختم کر کے فارغ التحصیل ہو گئے۔ مغربی ممالک میں بھی دس بارہ سالہ بچوں کے دقیق علمی کورس ختم کر کے یونیورسٹیوں میں داخلے کی خبریں ملتی ہیں۔کینیا میں 5 سالہ شریف رعد نامی یتیم اور ناخواندہ بچے کو پانچ زبانوں پر عبور حاصل ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ لوگوں کی باتیں سن کر ہی ان کی زبان سیکھ لیتا ہے۔وہ ایک کیتھولک خاندان میں پیدا ہوا۔چار ماہ کی عمر میں اس کے پہلے الفاظ عربی میں یہ تھے "تم لوگ توبہ کرلو اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا" اس کے والدین سمجھے وہ آسیب زدہ ہے۔تاہم جب پڑوسی مسلمانوں نے بچے کے اجنبی خطاب سے اس کے والدین کو آگاہ کیا تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔خبر کے مطابق ایک ہزار افراد مسلمان ہوئے۔یہ بچہ نہ آسیب زدہ ہے نہ مرگی زدہ۔

امریکہ میں جسٹن چیپ مین (JUSTINCHAPMAN) نامی بچے نے دو سال کی عمر میں جبکہ بچے بمشکل چند لفظ بول سکتے ہیں پڑھنا شروع کر دیا اور اب (فروری 2000ء) چھ سال کی عمر میں کالج کے تین نصابوں میں بیک وقت داخلہ لے لیا ہے۔راچسٹر یونیورسٹی (UNIVERSITY OF ROCHESTER) میں اس کا موضوع کورس "عالم قدیم" ہے۔اس سے قبل وہ طویل یونانی رزمیہ نظم (EPIC) "الیاد" (ILLIAD) نیز بابلی دیو مالا (BABYLONIAANMYTHOLOGY) پر مقالات تحریر کر چکا ہے۔وہ بڑا ہو کر دماغی جراح (BRAIN SURGEON) بننا چاہتا ہے (اور وہ مرگی زدہ نہیں ہے)

ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے بھی باذن اللہ مہد میں کلام کیا۔ان سے زیادہ ذہنی وروحانی صحت کا مالک ان کے دور میں کون تھا؟

ڈاکٹر خالد جمیل اختر ایم بی بی ایس ماشاءاللہ جوان ہیں۔لاہور میں طب کرتے ہیں۔اور ٹیلی ویژن پر "بڑے بھائی" یا BIG BROTHER کے نام سے ذہنی وجسمانی معذوروں کے لئے اکثر پروگرام کرتے رہتے ہیں۔دوران تعلیم ایک حادثے میں ان کی بہت سے اعضا شکستہ ہو گئے اور انہیں "صحت مند" ہونے میں طویل عرصہ لگا۔اس کے باوجود وہ صرف اس قابل ہوئے کہ بیسا کھیوں پر چل پھر سکیں۔وہ پسر مرم ممتاز مسلم کے دوست ہیں۔ایک دفعہ "مسلم ولاء" میں دوران قیام شب کو جب متعدد دوست گپ شپ کے لئے مجلس جمائے بیٹھے تھے وہ پانی یا کسی دوسری ضرورت کے لئے حسب عادت بیسا کھیوں کے سہارے تنہا باورچی خانے کی طرف چلے گئے۔جہاں انہیں کوئی ایسی عجیب وغریب وہیبت ناک ہیئت نظر آئی کہ وہ خوف اور دہشت سے چلانے اور اچھلنے کودنے لگے' بیسا کھیاں نیچے گر گئیں۔دوست احباب چیخ وپکار سن کر بھاگتے ہوئے آئے انہیں سوائے اس کے کچھ نظر نہ آیا کہ خالد جمیل کی حالت غیر ہے' وہ آخری دن تھا کہ خالد جمیل نے بیسا کھیاں استعمال کیں'اور اب غالباً بیس برس سے زیادہ کا عرصہ ہو چلا ہے وہ ان کی مدد کے بغیر چلتے پھرتے ہیں۔ہر چند کہ انکا جسمانی نقص چلنے پھرنے میں واضح ہے۔ڈاکٹر خالد جمیل مرگی کے مریض نہیں ہیں۔

تسخیر کائنات:-

ایسی اور بھی خرق عادات صلاحیتیں یا مظاہرے بچوں اور بڑوں سے سامنے آتے رہتے ہیں۔انکی تحقیق وتدقیق اور تفتیش وجستجو نہ صرف وظیفہ علمی ہے بلکہ فریضہ عبدیت بھی۔اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات اور اس کی موجودات انسان کے لئے مسخر کر دیں۔اور بمطابق آیت کریمہ "وعلم آدم الا سماء کلھا (2-البقرہ-31)" ہم نے آدم کو تمام اشیاء (کائنات) کے نام (اور انکی معرفت) کا علم دے دیا" اور یہ تسخیر زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی ہر شے کو بلاتخصیص وتحدید محیط ہے۔مزید براں اس عطائے ظرف کی خبر کئی بار دی گئی ہے' تاکہ بنی نوع انسان علم وتحقیق کی اس نعمت سے بہرآن اور بہر طور متمتع ہو۔اب لازم ہے کہ اس علم کی روشنی میں مزید تلاش اسرار ورموز فطرت ہو' لیکن ایسی صلاحیتوں کو جسمانی علتوں سے تعبیر کر کے مرض کی علامت قرار دینا خود نہ صرف علامت مرض ہے بلکہ

Scanned with CamScanner

کفرانِ نعمت بھی۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب کوئی صلاحیت یا حس ضائع ہو جاتی ہے تو اکثر اوقات اس کے نعم البدل کے طور پر کوئی دوسری صلاحیت معمول سے بہت زیادہ بیدار ہو جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کا امکان فطرت انسانی میں طبعی طور پر ودیعت ہوتا ہے' لیکن یہ عمل رحمت ربانی سے ہی ظہور پذیر ہوتا ہے نہ کہ کسی مرض سے یا مرگی کے جھٹکوں سے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ نے بقول قرآن انسان کو ''احسن تقویم'' میں پیدا کیا ہے۔ یہ احسن تقویم ہر وقت اس کی صحت جسمانی و ذہنی اور حسن فکر و عمل میں ممد و معاون ہوتی ہے' لیکن بحران کی صورت میں اس کی معجز نمائی اپنی بلندیوں کو چھوتی ہے' بشرطیکہ فرد کی تعمیر سیرت میں خشت اول سیدھی رکھی گئی ہو۔ صلاحیتیں تو ہمہ دم موجود ہوتی ہیں صرف ان کی بیداری' روئیدگی کی ضرورت ہے۔ گاندھی کے دل کی آواز (INNER VOICE) ہو یا مومن کے ضمیر کی صدا۔ ہر وقت مرگی یا جملہ امراض کے بغیر رہنمائی کو موجود ہیں' ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سائنس دانوں' ماہرین علوم دنیا علماء کرام اور عوام الناس سب کی راہ نمائی فرمائے۔ (EVOLUTIONERY DEVELOPMENT) ارتقائی نمو یا ڈراوینی تصرف (ADAPTATION DARWINIAN) کا جو اس اخباری خبر میں اٹھایا گیا ہے۔ ہر چند مندرجہ بالا بحث سے اس پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ لیکن کچھ نکات اٹھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر ''خدا پا'' ڈارونی تصرف کا نتیجہ ہی فرض کر لیا جائے تو بھی گزشتہ چند ہزار یا چند لاکھ یا چند کروڑ سال میں اس میں کسی تصرف کے شواہد نہیں ملتے۔ کروڑوں سال پرانی آثار قدیمہ کی کھدائی میں ہر اجر پنجر کے ساتھ خدائی یا روحانی عقائد کے آثار بھی ملتے ہیں۔ اس لئے ایمان' یقین یا عقیدے کا یہ تصور یا کیفیت مستقل اور مسلسل ہے۔ تہذیبوں کے عروج و زوال کی نسبت سے اس کی نوعیت میں تو تغیر و تبدل ممکن ہے اس کھدائی کے عمل میں بے شمار قدیم (غالباً 30 لاکھ سال پرانے تک) انسانی ڈھانچے بازیافت ہوئے ہیں۔

باقی آئندہ شمارے میں (بشکریہ) سنڈے میگزین نوائے وقت

اخبار الجامعہ

ابورضوان

تقریب ختم بخاری و دستار فضیلت

جامعہ عثمانیہ میں ہر تعلیمی سال کے دورانیہ مختلف تعلیمی اور انتظامی تقاریب منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ تقریب ختم بخاری اور دستار فضیلت بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امسال حسب سابق ۲۳ رجب ۱۴۲۴ھ/۲۱ ستمبر 2003ء بروز اتوار ۱۱ بجے تقریب ختم بخاری کا انعقاد ہوا۔ فضلاء کے سرپرستوں کے علاوہ کافی تعداد مہمانان گرامی اور علماء کرام کی بھی موجود تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے درس بخاری سے قبل حاضرین سے استقبالیہ خطاب میں فرمایا۔ آج خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔ کہ آج جامعہ کے فضلاء کی دستار بندی کی تقریب منعقد ہے، بہ الفاظ دیگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی شان میں تقریب ہے۔ اصح الکتب جامع بخاری کے علاوہ دیگر کتب حدیث پڑھ کر فارغ ہونے والوں کی شان میں یہ تقریب منعقد کی گئی ہے۔ میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ جامعہ کی یہ تقریب آپ کی تقریب ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال بھی اس تقریب میں جامعہ نے اپنے فضلاء معاشرہ کے حوالے کیے۔ یہ فضلاء جامعہ کی تیسری کھیپ ہے۔ جو ۱۳ افراد پر مشتمل ہے۔ آج فضلاء اور ان کے رشتہ داروں کے لئے خوشی کا دن ہے۔ آج فضلاء کے سروں پر دستار فضیلت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جو بادشاہت کے تاج سے کئی گنا باعث اعزاز ہے۔ نیز یہ اعتماد کا تاج ہوتا ہے کہ فاضل احادیث پڑھنے اور پڑھانے کا اہل ہے۔ یہ خوشی کے ساتھ بڑی ذمہ داری کی بات بھی ہے۔ اس لئے قدم

پھونک پھونک کر رکھنا چاہئے- تا کہ اس عظیم چیز کی قدر کا لاج قائم رہ سکے- آج ان فضلاء کے سرپرستوں کو صلہ مل رہا ہے- جنہوں نے بچپن میں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دین سیکھانے کی خاطر دور مدرسہ بھیجا- خدا کرے کہ یہ ان کے لئے بروز قیامت سرفرازی کا ذریعہ بنے- آخر میں دوبارہ میں آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں-

درس آخری حدیث:-

رئیس جامعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب بخاری کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے حمد وصلوۃ کے بعد فرمایا- یہ حدیث جامع بخاری کی آخری حدیث ہے- امام بخاریؒ عجمی آدمی تھے- لیکن حدیث کے سلسلے میں آپؒ نے جو کام اور محنت کی، ساری دنیا اس پر حیران ہے- اس میں آپؒ کی شخصی کردار کا بڑا دخل ہے- علماء کرام فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ سند اور تصحیح روایات میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے- اسی وجہ سے قرآن مجید کے بعد اس کتاب کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا لقب ملا- کیونکہ تیسری صدی کا دور تصحیح حدیث کا گزرا ہے- اس دور میں گروہی، سیاسی اور دیگر اختلافات کی وجہ سے لوگ بنا بر جہالت وضع حدیث میں مبتلا ہو گئے تھے- تصحیح روایات میں آپؒ کے شاگرد امام مسلم نے بھی ساتھ دیا ہے- یہ دونوں جس حدیث کی صحت پر متفق ہو جائیں- اس کو محدثین کی اصطلاح میں متفق علیہ حدیث کہا جاتا ہے-

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے اونچی صفت تفقہ ہے- جس کا اندازہ ان کے استنباط سے ہوتا ہے- اس لئے عطاءؒ فرماتے ہیں کہ آپؒ بیک وقت محدث اور اعلیٰ فقیہ ہیں- محدثین کی مثال مختلف دوائیوں کی دوکان کی طرح ہے اور فقہاء کی مثال اطباء کی طرح ہے- پرانی اصطلاح میں پنساری اور حکیم کے الفاظ مستعمل ہوتے تھے- جس طرح کہ آج میڈیکل سٹور اور ڈاکٹر کے الفاظ مستعمل ہیں- بیماری کی دوائی اور اسکے بنانے کا طریقہ ڈاکٹروں کا شعبہ ہے- اس کے خاص افرادیہ طریقہ بتلاتے ہیں- امام بخاری، امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ اس طبقے کے لوگ تھے- یہ عموماً احادیث کے لئے ترجمۃ الباب ذکر کر چکے ہیں- امام مسلمؒ اپنے استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے

حدیث کی خدمت میں بڑا اہم کردار ادا کر چکے ہیں- لیکن اپنی کتاب میں ترجمۃ الباب قائم نہیں فرمایا ہے- بعد میں امام نووی نے حاشیہ پر حالات کی ترتیب کے مطابق مسئلہ ذکر کیا ہے- امام بخاری، امام ترمذی، امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم کو اللہ تعالیٰ نے فقاہت سے نوازا ہے- ان میں سب سے بڑھ کر فقہ امام بخاریؒ ہیں- کتاب کی ابتداء یا کسی باب کی ابتداء وانتہاء میں امام بخاریؒ کی خاص عادت ہوتی ہے- اس کتاب کا آغاز باب بدء الوحی سے فرمایا اور کتاب کی انتہاء باری تعالیٰ کی توحید کے بیان سے فرمائی ہے- یہ معترض کے بے جا اعتراض پر رد ہے- کہ خود ساختہ توحید مثلاً معتزلہ اور فلاسفہ کی توحید معتبر نہیں بلکہ توحید وحی الٰہی والی معتبر ہے- تو اس باریکی کی طرف خاص انداز سے اشارہ کرتے ہیں- کہ انسان قیامت کی تیاری کرے- اسلئے کہ ایک دن مرنا ہے اور اس کے بعد میزان کا معاملہ آنے والا ہے-

ترجمۃ الباب:-

اس ترجمۃ الباب کے تین حصے ہیں- ایک میں قرآن کی آیت لائی گئی ہے- (ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ) علماء فرماتے ہیں کہ امام بخاری کا عجیب مزاج ہے کہ وہ حدیث کی تقطیع فرماتے ہیں- اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں اور مختلف مقامات پر بطور استدلال پیش کرتے ہیں- یہ ان کی مہارت کی نشانی ہے ہر کوئی اس طرح نہیں کرسکتا- نیز اس طرح کا انداز تفسیر میں بھی ہے- کبھی نہ پوری آیت لاتا ہے اور نہ ترجمہ کرتا ہے- اور نہ ترتیب کا خیال رکھتا ہے- مثلاً ایاك نعبد وایاك نستعین کی تفسیر کرنے کے بعد دوبارہ الرحمن الرحیم کی تفسیر کی طرف عود فرماتے ہیں- تو یہ تقدیم و تاخیر خاص سوچ و فکر کی نشاندہی کرتی ہے- تو اس ترجمۃ الباب میں اس آیت کو لایا- اس کے بعد دوسری بات یہ کرتے ہیں کہ (ان اعمال بنی آدم و قولهم یوزن) یعنی انسان کے تمام اعمال واقوال کا وزن کیا جائے گا- یہ ترجمۃ الباب کا دوسرا حصہ ہے- اور تیسرا حصہ علمی بحث پر مشتمل ہے- کیونکہ آپؒ کبھی صرفی، نحوی اور ادبی رنگ کی بحث بھی لایا کرتے ہیں- یہ ان کا علمی ذوق ہے- اس میں القسط لفظ کے متعلق علمی بحث چھیڑتے ہیں- آیت میں (قسط) کا لفظ آیا ہے- اس کی تشریح فرماتے ہیں امام بخاریؒ کا انداز تفسیر ایک خاص طرز کا ہوتا ہے وہ آیت میں جب

Scanned with CamScanner

کسی لفظ کی تفسیر کرتے ہیں-تو اس لفظ سے ملتے جلتے دوسرے الفاظ کا تذکرہ بھی ساتھ کرتے ہیں-
اسی مناسبت سے دور کہیں سے کوئی لفظ اٹھا کر لاتے ہیں یہاں (القسط) لفظ کی مناسبت سے امام
بخاریؒ نے (وزنوا بالقسطاس المستقیم) سے (قسطاس) لفظ کو لایا اس لئے ترجمۃ الباب
میں القسطاس پر نظر ڈالتے ہوئے فرمانے لگے (وقال مجاھد القسطاس العدل
بالرومیہ) مجاہدؒ کے حوالے سے امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ (قسطاس) کا لفظ عربی نہیں بلکہ رومی
ہے-رومی سے منتقل ہو کر عربی زبان میں مستعمل ہو رہا ہے-علماء فرماتے ہیں کہ قرآن میں عجمی لفظ
مستعمل نہیں-امام تاج الدین سبکیؒ قرآن مجید سے کل 27 کلمات چنتے ہیں، جو ان کے نزدیک اصل
میں عجمی ہیں-حافظ ابن حجرؒ نے 249 الفاظ گنے ہیں-بعض علماء کے نزدیک 100 تک الفاظ عجمی
زبان سے منتقل ہو کر عربی زبان میں آئے ہیں-اور عربی کی خوبی سے وہ الفاظ بھی معرب ہو چکے ہیں-
ان کلمات میں سے ایک کلمہ (القسطاس) کا ہے رومی زبان سے عربی زبان میں منتقل ہوا-رومی زبان
میں قسطاس کا معنی عدل ہے- آگے امام بخاری علم الصرف سے متعلق ایک بحث چھیڑتے ہوئے
فرماتے ہیں (ویقال القسط مصدر المقسط وھو العادل اماالقاسط فھوالجائر) کہ
قسط ای بضم القاف القسط خوشبو کو کہا جاتا ہے-قسط یا قسط کے بارے میں امام بخاریؒ
فرماتے ہیں اگر یہ مجرد سے ہو تو اس سے القاسط اسم فاعل کے معنی (الجائر) کے ہوں گے تو مجرد سے ظلم
وزیادتی کے معنی پر استعمال ہوتا ہے-(واما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا) علماء وطلباء
جانتے ہیں اگر اس کو مجرد سے نکال کر مزید میں لایا جائے یعنی باب افعال میں لایا جائے تو پھر باب
افعال کا ہمزہ سلب ماخذ کے لئے ہوگا-تو قسط میں جو (جور) کا معنی تھا اقسط کے ہمزہ نے اس کو ختم کیا
تو (اقسط یقسط) سے آجائے تو ازالہ جور کا معنی ہوگا-جس کا دوسرے الفاظ میں انصاف اور
عدل کے معنی کے ساتھ کر سکتے ہیں-تو قسط کا لفظ مجرد سے ہوتے ہوئے ظلم کے معنی میں اور مزید سے
ہوتے ہوئے عدل کے معنی میں آتا ہے-امام بخاریؒ اس کو عجیب انداز میں فرمایا (ویقال القسط
مصدر المقسط) کسی نے مصدر سے صرفی مصدر مراد لیکر امام بخاریؒ پر اعتراض کیا کہ مزید کا
مصدر مجرد کس طرح آسکتا ہے لیکن اگر مصدر کا مادہ یا مبدا معنی مراد لیا جائے تو پھر اعتراض نہیں وارد

ہے-(القسط مصدر المقسط) کہ قسط مقسط کا مادہ ہے کیونکہ ق-س-ط دونوں میں موجود
ہے-تو امام بخاریؒ نے یہ بات بتائی کہ یہ لفظ دونوں معنوں یعنی عدل اور ظلم کیلئے استعمال ہوتا ہے
ترجمۃ الباب میں امام بخاریؒ نے یہ دو مقاصد بیان کیے-
اس جگہ پر امام بخاریؒ عقل پرستوں کا جواب دینا چاہتے ہیں-دوسری صدی میں عقل پرستوں کی ایک
جماعت معتزلہ پیدا ہوئی جو میدان میں آکر کہنے لگے کہ ہم قرآن وحدیث کو اس وقت مانیں گے جب وہ
عقل کے مطابق ہو-چنانچہ انہوں نے میزان کا انکار کیا-کیونکہ تمام انسان کے تمام اعمال کو وزن کرنا
بعید از عقل ہے-اور معقول طریقے سے یہ جواب دینے لگے کہ اعمال اعراض ہیں-اور اعراض کے
لئے وزن نہیں ہے-لہذا وزن نہیں ہو سکتا-امام بخاریؒ نے ان سے حجت بازی سے اجتناب کرتے
ہوئے ارشاد خداوندی (ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ) پیش کر کے فیصلہ فرمایا-
یہ انکار اس وقت کے زمانے کی مناسبت سے ممکن تھا-لیکن آج کل جدید آلات کے
بدولت عقل اس بات کو مانتی ہے کہ اعمال جیسے بھی ہوں، ان کا وزن ہو سکتا ہے-اور یہ برحق ہے-
سائنسی مشاہدات وتجربات اس کے لئے واضح دلیل ہیں-اللہ تعالی نے اعمال کی حفاظت کے لئے
الٰہی نظام فرشتوں کا قائم فرمایا-جو ہمارے عقل سے بالاتر ہے-قرآن کریم اس آیت میں اس نظام کی
حقیقت کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے- (یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم
بماکانوا یعملون) دوسری جگہ بھی اس طرح ارشاد ہے-قالوا لجلودھم لم شھدتم علینا
قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء) تو یہ شہادت کے نظام کی طرف اشارہ ہے-
آگے حدیث کے الفاظ ہیں-(وان اعمال ابن آدم وقولھم توزن) کہ انسان کے عمل وفعل
دونوں تولے جائیں گے-دنیا میں بنیادی متعلقہ چیزیں یہ دو ہیں-اس لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
جس کسی نے مجھے دو چیزوں کی ضمانت دی-میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا-ایک شرم گاہ کی
حفاظت اور دوسری زبان کی حفاظت-تو آدمی کے قول وکردار کی معاشرہ میں بھی بڑی حیثیت حاصل
ہے-لہذا ان دونوں کا قیامت کے دن حساب وکتاب ہوگا-لہذا اللہ تعالی وزن اعمال کے لئے جو
مشینری مقرر فرمائی ہے-اس کے ایک بٹن ہی کو دبانے سے سارے انسانوں کے تمام اعمال کا وزن ہو

Scanned with CamScanner

سکتا ہے۔ جس طرح کہ آج کل کمپیوٹر سسٹم سے یہ تجربہ ثابت ہے۔ (موازین) لفظ جمع استعمال ہونے کی وجہ سے بعض علماء کے نزدیک وزن اعمال کے لئے مختلف شاخیں مقرر کی جائیں گی اور بعض علماء کے نزدیک ایک ہی میزان ایک ہی ہیڈ آفس ہوگا۔ الگ الگ تول ہونے کی صورت میں بے شمار میزان ہوں گے۔

امام بخاریؒ انسان کو تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ آخرت کو مت بھول جاؤ۔ بلکہ تمہارے اعمال، اقوال کا حساب ہوگا۔ تو یہاں تک ترجمۃ الباب تھا۔ اس کے بعد حدیث لاتے ہیں امام بخاری کبھی حدیث کی سند پر اور کبھی متن پر بحث کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ رجال حدیث پر بڑا اعتماد کرتے ہیں اور اس شعبہ میں آپؒ نے بڑی محنت بھی کی ہے۔

امام بخاری نے یہ حدیث تین جگہ لائی ہے۔ ایک کتاب الدعوات میں لائی ہے۔ دوسری کتاب الایمان میں لائی ہے۔ صفحہ ۹۴۸ء کتاب الدعوات میں ان کا استاذ زہیر ابن حرب ہیں۔ صفحہ ۹۸۸ کتاب الایمان میں قتیبہ بن سعید استاذ سے حدیث نقل کی ہے۔ اس جگہ ان دونوں استاذوں کی روایت نہیں لائی بلکہ آخری استاذ احمد بن اشکاب کی روایت لائی۔ تاکہ آخری استاذ کی روایت کتاب کے آخر میں آئے۔ یہ اس کے کمال اور خوبی کی نشانی ہے۔ تینوں جگہوں میں مختلف مسائل استنباط کرتے ہیں۔ یہ ان کی فقہی کمال کی علامت ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے۔ صحابہ میں روایت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہؓ کو ایک خاص مقام دیا تھا۔ آپ کی خاص دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص حافظہ دیا تھا۔ اور آپؐ کے مدرسہ میں چار سال تک سبق پڑھا ہے۔ لیکن اس تھوڑے عرصے میں اتنی حدیثیں یاد کی ہیں کہ سارے صحابہ کرامؓ حیران ہیں۔ ابوہریرہؓ سے پچاس ہزار تین سو چونسٹھ احادیث مروی ہیں۔ انکی یہ قوت حافظہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔ اسکی وجہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی حدیث بھولنے کا تذکرہ آپؐ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی اور آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور پھر یوں قلب انور کی طرف اشارہ کرکے دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کے یوں اس چادر میں ڈال دیے۔ دوسری اور تیسری بار تک یہ عمل کیا۔ اور پھر مجھے فرمایا کہ اس چادر کو لپیٹ کر سینے کے ساتھ لگاؤ۔ سینے کے ساتھ لگانے کے بعد کوئی ایک حدیث بھی میں نے

نہیں بھولی بلکہ جو حدیث میں نے بھولی تھی وہ بھی یاد آ گئی۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ صحابہ میں کثیر الروایۃ کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ نے انصار و مہاجرین کے کم روایت کرنے کی وجہ ان کی تجارتی مصروفیت کو بیان کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درس کے درمیان طالب علم کے لئے اور کوئی مصروفیت مناسب نہیں ہے۔ اگر کوئی اور شغل میں مصروف ہوگا تو استفادہ نہیں کر سکے گا۔ نیز طلباء کے لئے اس سے قناعت کا درس بھی ملتا ہے۔ اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہئے۔ پہلے بادشاہ اپنے کو طالب علم بناتے تھے جیسے عمر بن عبدالعزیز ہے۔ جب اس نے فقیری کی زندگی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت سے نوازا۔ ایک بات قابل غور ہے۔ کہ فتنہ انکار حدیث کی بنیاد ڈالنے والے معتزلہ اور مستشرقین نے سب سے زیادہ اعتراض ابوہریرہؓ پر کیا ہے۔ کیونکہ جب یہ اس پر اعتراض کریں گے تو ظاہر بات ہے کہ زیادہ احادیث پھر ان کے ہاں قابل اعتماد نہیں رہتیں۔ اس لئے مستشرقین ابوہریرہؓ کو گالی نکالتے ہیں، روافض ابوہریرہؓ سے نالاں ہیں اور قادیانی بھی ابوہریرہؓ کو بہت زیادہ گالیاں نکالتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی مصنوعی نبوت کو دھچکا ابوہریرہؓ کی روایت ہی سے پہنچتا ہے۔ ختم نبوت کے بارے میں ابوہریرہ کی روایت صریح ہونے کی وجہ سے اس سے نفرت اور بغض رکھتے ہیں۔ طالب علمی میں تھوڑے سے رزق پر قناعت ہونی چاہئے۔ امام بخاری نے ابوہریرہؓ والی زندگی کو بطور نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر طالب علم اس جیسی زندگی گزارے۔ جو طالب علم فراغت کے بعد اگر اور کوئی کام کرے گا تو یہ مدرسے سے بے وفائی ہے۔ لہٰذا ہر عالم کو مستغنی ہونا چاہئے۔ تاکہ کوئی بھی اس کے ضمیر کو نیلام کرنے کی جرات نہ کرے۔ ہم بھی مولانا عبدالحق صاحبؒ کی دعا سے آپ کے ساتھ ہیں۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میری پگڑی کو پیروں کے ساتھ مت روند ڈالو۔ اس جملے کا مطلب یہ تھا کہ آپ معاشرہ میں جا کر دین کی ایسی خدمت کرو، جس سے دین کو زد نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو۔ اللہ تعالیٰ غیرتی بادشاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خود رزق کا انتظام کریں گے۔ (ویرزقه من حیث لا یحتسب) (والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا) لہٰذا یہ امتحانات بطور آزمائش آتے رہیں گے۔ اگر اس میں استقامت ہو تو پھر (ان الله مع المحسنین) کی خوشخبری ہے۔ اگر رزق کی تلاش میں رازق کو بھولا گیا۔ تو پھر بہت پستی کا سامنا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

(کلمتان حبیبتان الی الرحمن) - یہ متن حدیث ہے- پیغمبر علیہ السلام نے ان دو کلموں کی تین صفتیں بیان کی ہیں-

پہلی صفت: (حبیبتان الی الرحمن) ہے یہ ایسے کلمے ہیں جو اللہ کو بہت پیارے ہیں-
دوسری صفت: (خفیفتان علی اللسان) ہے کہ تلفظ کرتے وقت وہ آسان ہیں ثقیل نہیں ہیں-
تیسری صفت: (ثقیلتان فی المیزان) ہے کہ قیامت کے دن وزن اعمال کے وقت یہ بھاری ہوں گے- علماء کرام لکھتے ہیں- سامعین کی تشویق کے لئے آپ ﷺ نے ان کلموں کی تین خوبیاں بیان فرمائی- اللہ تعالی کو پیارے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو ان کو پڑھے گا- وہ اللہ کو پیارا ہوگا- اور زبان پر خفیف ہونے کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اس خفت سے خفت حسی مراد ہے کہ انسان کو بوجھ اور ثقل محسوس نہیں ہوتا- دوسری رائے یہ ہے کہ خفت معنوی مراد ہے- جب محب پر اگر محبوب کی خاطر تکلیف اور مشقت بھی آئے تو خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے کیونکہ ایک جزبہ بن جاتا ہے تو یہ خفت حب کا اثر ہے- (خفیفتان علی اللسان) گویا (حبیبتان الی الرحمن) کا اثر ہے تیسرے درجے میں فرمایا کہ (ثقیلتان فی المیزان) گویا سابقہ دو چیزوں کی موجودگی کا آخری غایہ یہ ہے کہ میزان میں ثقیل ہوں گے- یہ آخری نتیجہ ہے-

ان دو کلموں کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالی کی دونوں قسم کی صفتیں موجود ہیں، یعنی صفت ثبوتیہ اور صفت سلبیہ یا صفت وجودیہ اور صفت عدمیہ یا یوں تعبیر کیجئے صفت جلالیہ اور صفت اکرامیہ- (سبحان اللہ) میں اللہ تعالی کی پاکی کا بیان ہے ان صفات رزیلہ سے جو اللہ تعالی کے مناسب نہیں- تو اس میں صفات سلبیہ کا تذکرہ ہوا اور (بحمدہ) میں صفات وجودیہ کا تذکرہ ہے- صوفیاء کرام صفات عدمیہ کو صفات جلالیہ کہتے ہیں اور وجودیہ کو صفات اکرامیہ کہتے ہیں- (تبارك اسم ربك ذی الجلال والاکرام) دوسری حدیث میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں (من قال سبحان الله و بحمده فی یوم مائة مرة الخ) جو سو مرتبہ دن میں یہ کلمہ پڑھے تو اللہ تعالی اس کے گناہ بخش دیتے ہیں- چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں- اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ذکر زیادہ کرے- امام غزالیؒ فرماتے ہیں ذکر کرنے

کے کچھ درجے ہوتے ہیں- انسان جس درجے میں بھی ذکر کرے اس کو اپنی سعادت سمجھے ایک درجہ یہ ہے کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کہتا ہے-- دل غافل ہے- لیکن پھر بھی شکر ہے کیونکہ اللہ نے زبان پر اپنا نام جاری کیا- اگر زبان پر ذکر ہو تو یہ ذکر قلبی کے لئے پیش خیمہ ہے- دوسرا درجہ یہ ہے کہ ذکر دل میں اتر جائے یہ ذکر قلبی ہے اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ دل میں جم جائے اور دل میں ایسا جم جائے کہ غیر اللہ کا تصور بھی دل میں نہ آ سکے- ایک شاعر کہتا ہے-

ولو خطرت لی فی سواك ارادة
یوماً علی قلبی حکمت بردتی

اے اللہ تیرا سوا کسی دوسری ذات کا تصور بھی میرے دل میں آئے تو میں جان لیتا ہوں کہ میں مرتد ہو گیا ہوں- تو یہ ذکر کا سب سے اعلی درجہ ہے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہاں جس ذکر کا درجہ بیان ہو رہا ہے وہ ذکر قلبی نہیں بلکہ ادنی درجہ یعنی ذکر لسانی کا ہے کیونکہ (خفیفتان علی اللسان) کا یہی مطلب ہے زبان پر آسان اس صورت میں ہو سکتی ہے جب ذکر لسانی ہو- جب ادنی درجے کا یہ اجر ہے تو اعلی درجے کا آپ خود قیاس کر لیں- اگر دل میں ذکر بیٹھ جائے تو اس کا مرتبہ پھر کیا ہوگا- یہ صوفیاء کرام کا مرتبہ ہے- اور یہ حالت اللہ تعالی کی وحدانیت پر استقامت کی ہے- حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ آدمی مدینہ جائے تو قصیدہ بردہ پڑھے تاکہ محبت میں اضافہ ہو جائے- صفات جلالیہ کے الفاظ اور جمالیہ کے الفاظ لانے سے اس طرف اشارہ ہے کہ (الایمان بین الخوف والرجاء) ہے- اللہ تعالی سے تعلق ایک ڈرنے کا ہو تو اس کے ساتھ ساتھ دوسرا تعلق امید کا بھی ہو- حضرت عمرؓ کا قول اس سلسلے میں زیادہ واضح ہے- آپؓ فرماتے ہیں کہ تمام مخلوق کے بارے میں جنت کا فیصلہ ہو جائے کہ سارے جنت میں جاؤ لیکن ایک آدمی جہنم میں جائے- تو مجھے اللہ سے اتنا ڈر ہے کہ جہنم کے لئے نکلنے والا قرعہ کہیں عمرؓ کے نام پر نہ نکلے اگر تمام کے بارے میں جہنم کا فیصلہ ہو صرف ایک کے بارے میں جنت کا فیصلہ ہو تو میری امید ہے کہ وہ قرعہ بھی عمرؓ کے نام پر نکلے- گناہ کے عفو کی امید میں رہنا حماقت ہے- اگر گناہ غلطی سے ہو جائے تو پھر اللہ تعالی سے بخشش کی امید رکھے اس کی مثال اس طرح ہے کہ آدمی دوائی پر اعتماد کرکے اپنے کو زخمی کر دے- (العظیم) میں خوف ہے

Scanned with CamScanner

(الرحمٰن) میں رجاء اور امید ہے۔ جس طرح عمر بن عاصؓ کے بارے میں روایت آتی ہے ابن شماسہ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی تیمارداری کے لئے گئے۔ تو آپؓ رو رہے تھے۔ ہم نے رونے کی وجہ پوچھی۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ایک مرحلہ جاہلیت کے زمانے کا تھا۔ اس وقت اگر میں مرتا تو جہنمی تھا کیونکہ اس وقت آپ کا چہرہ مجھے سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ اور دوسرا مرحلہ وہ تھا جب میں آپؐ سے بیعت کر رہا تھا اس بیعت کے وقت آپؐ کا چہرہ تمام چہروں میں مجھے محبوب تھا۔ اس وقت اگر مرجاتا تو میں جنتی تھا۔ تیسرا مرحلہ اب اس وقت کا ہے۔ اب میں مروں گا تو پتہ نہیں کیا ہوگا؟ اس لئے رو رہا ہوں۔

حضرت مفتی صاحب ان الفاظ سے درس کا اختتام فرمایا۔ اور آخر میں لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد فضلاء جامعہ کو حضرت مفتی صاحب نے اساتذہ حدیث کے ہمراہ دستار فضیلت سے نوازا۔ اور اسی پر مبارک پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

خوشخبری

النحو فی الکلام کاالملح فی الطعام ---- الصرف ام العلوم والنحو ابوھا

تمام طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ

تحریر کاٹلنگ --- فی شرح الکافیہ

عنقریب منظر عام پر آرہا ہے

تالیف: شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ اختر علی عزیزی

مہتمم و استاذ دارالعلوم فاروقیہ کاٹلنگ ضلع مردان

امیر جمعیت علماء اسلام و متحدہ مجلس عمل ضلع مردان

حالاً صوبائی وزیر آبپاشی، برقیات، حج، اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور

ناشر: الفاروق اکیڈمی مدینہ کالونی دارالعلوم فاروقیہ کاٹلنگ ضلع مردان

فون: 575451

تبصرہ نگار: حافظ احسان الرحمٰن عثمانی

کتاب کا نام: مصطلح الراوی حواشی علی تقریب النواوی

مولفہ: ابو یحیی فضل اللہ الشامزئی فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

الناشر: المکتبۃ الفریدیہ اسلام آباد

ضخامت: ۱۶۱ صفحات

یہ حقیقت کسی علم حدیث کے طالب سے مخفی نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی صحت وسقم نیز قبول وعدم قبول کے اعتبار سے مرتبہ معلوم کرنے کیلئے علم اصول حدیث کی واقفیت لابدی ہے۔ اور یہ ضرورت تب محسوس ہوئی جب دوسری صدی کی ابتدا میں فتنوں کا عام رواج ہوا۔ عقائد میں بگاڑ اور نت نئی بدعات کا دین میں ایک سلسلہ چل پڑا۔ اس زمانے میں ہر فرقہ اور ہر شخص اپنے عقائد وخیالات کی تائید میں قرآنی آیات کے من پسند مطالب اور اپنے موقف کو مظبوط بنانے کے لئے حدیثیں پیش کرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احادیث کے اس ذخیرہ صافیہ میں موضوع اور رطب ویابس حدیثیں شامل ہوگئیں۔ اور یوں دین متین کی اصل روح کو مجروح کرنے کی منظم کوشش کی گئی۔ تو ان حالات کے ہوتے ہوئے ضرورت پڑی ایسی کسوٹی کی، جس کے ذریعے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانچا اور پرکھا جائے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر ماہرین علم حدیث نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اصول حدیث وضع کیا۔ اور اس کی بدولت روایات میں چھان بین کرکے قوی اور ضعیف احادیث کے مابین ایک فاصل قائم کیا اور یوں احادیث کا یہ قیمتی ذخیرہ لادینی قوتوں کے مذموم کوششوں سے محفوظ رہا۔ بعد میں اصول حدیث ایک مستقل علم کی حیثیت سے منصۂ شہود پر آگیا اور اس پر ماہرین کے بہت سی کتب عصر

حاضر میں دینی مدارس کے نصاب میں داخل کی گئیں۔ یہ اگرچہ ماہرین فن کی جلالت وشان پر مبنی کتب ہیں لیکن ان سے استفادہ اپنی قدیم طرز کی بناء پر مشکل تھا جسکی وجہ سے بعد میں طالبین فن کی سہولت کی خاطر چھوٹے بڑے رسالے عربی اور اردو میں لکھے گئے۔ جنہیں اپنی جمعیت خاطری پر مقبولیت حاصل ہوئی۔ زیر نظر کتاب مصطلح الراوی حواشی علی تقریب النواوی بھی اس سلسلے کا ایک انمول تحفہ ہے جو کہ ہمارے برادر محترم جناب فضل اللہ الشازی استاذ حدیث دارالعلوم فریدیہ اسلام آباد کی تازہ ترین تالیف ہے۔ عربی زبان میں عام فہم اور دلچسپ انداز میں اس دقیق فن کے مغلقات کو حل فرمایا ہے۔ اصل مضمون میں خاص تسلسل جاری رکھنے کی بناء پر علماء اور طلباء کے لئے یکساں مفید ہے۔ اصول کے بیان میں مبسوط کتب کی خاص تلخیص کا معیار منظور نظر رکھا گیا ہے۔ جن کی بناء پر کتاب کی افادیت میں اور اضافہ ہوا ہے۔ کاغذ متوسط، عام جلد اور چھپائی میں عام نفاست کا ذوق ہے۔ حق تعالیٰ مقبولیت عامہ سے نواز کر موصوف کیلئے دارین کی فلاح کا ذریعہ بنائے۔

این دعا از من واز جانب جہاں آمین باد

مؤدبانہ گزارش

تمام ممبر حضرات سے گزارش ہے کہ جن کی خریداری مدت پوری ہو چکی ہے۔ وہ از راہ کرم زر سالانہ 125 روپے ارسال کر کے ادارہ سے مالی بوجھ ہٹانے میں تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ادارہ

نتائج وفاق المدارس

مولانا حسین احمد

ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور

رجب وشعبان ۱۴۲۴ھ میں ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت جو سالانہ امتحانات ہوئے تھے۔ وفاق نے ان کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔

جامعہ کے مختلف درجات کے 224 طلبہ وطالبات نے امتحان میں شرکت کی تھی۔ تمام طلبہ وطالبات نے کامیابی حاصل کی اور نتیجہ سو فیصد رہا۔ **فالحمدلله على ذالك۔**

طلبہ کی اکثریت درجہ ممتاز (اے۔ ون گریڈ) میں کامیاب ہوئی۔ یاد رہے کہ کم از کم اسی فیصد نمبرات حاصل کرنے والے ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی طلبہ وطالبات نے بھی اچھے نمبر لیے ہیں۔

ہم کامیاب ہونے والے تمام طلبہ وطالبات کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اپنے تعلیمی سفر میں مزید جدوجہد کر کے اور بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔ نتائج کا اجمالی خاکہ کچھ یوں ہے۔

شعبہ بنین:۔

درجہ	کل تعداد	ممتاز	جید جدا	جید	مقبول	ناکام
عالیہ (دورہ حدیث)	۱۲	۹	۳			
عالیہ	۳۲	۳۰	۲			
ثانویہ خاصہ	۴۵	۱۷	۲۶		۲	
ثانویہ عامہ	۶۰	۴۹	۹	۲		
متوسطہ	۱۴	۹	۴	۱		
کل تعداد	۱۶۳	۱۱۴	۴۴	۳	۲	

شعبه بنات:

درجہ	کل تعداد	ممتاز	جیدجدا	جید	مقبول	ناکام
ثانویہ خاصہ	۲۲		۲۰	۲		
ثانویہ عامہ	۳۰	۳	۲۰	۲	۳	
کل تعداد	۵۲	۳	۴۰	۴	۳	

شعبه تحفیظ القرآن

درجہ	کل تعداد	ممتاز	جیدجدا	جید	مقبول	ناکام
حفظ قرآن	۹	۹				

بنین کے نتیجے کا عکس اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ بنات کے نتیجے کا عکس نہیں دیا جا رہا۔

علم وهبی اور علم کسبی دونوں وصول الی الله کی سیڑھیاں هیں

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور — لشهادة العالمية للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة			الأرقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموعة	التقدير	الكوائف
١١٤٣	٤٥٣٠٠	ابوبکر القانت	جامدار خان	باجوڑ	-	-	١٣٩٥ھ / ١٩٧٥ء	٩٠	٩٤	٨٢	٩٣	١٠٠	٩٨	٥٥٧	ممتاز	
١١٤٤	٤٥٣٠١	نور الامین	عبدالکریم	پشاور	-	-	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨ء	٩٠	٩٠	٨٣	٨٠	٨٥	٧٧	٥٠٥	〃	
١١٤٥	٤٥٣٠٢	معراج الدین	بخت محمد	باجوڑ ایجنسی	-	-	١٤٠١ھ / ١٩٨١ء	٨٥	٨٥	٨٤	٨٠	٩٢	٧٧	٥٠٣	〃	
١١٤٦	٤٥٣٠٣	محمد اسمٰعیل	رستم خان	مردان	-	-	١٣٩٧ھ / ١٩٧٧ء	١٠٠	٨٥	٨٤	٩١	١٠٠	١٠٠	٥٦٠	〃	
١١٤٧	٤٥٣٠٤	محمد فائق	خیال حسین گل	صوابی	-	-	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩ء	٩٥	٨٢	٩٤	٨٨	٩٠	٨٤	٥٣٣	〃	
١١٤٨	٤٥٣٠٥	وحید الدین	فضل اللہ	دیر	-	-	١٣٩٧ھ / ١٩٧٧ء	٦١	٧٧	٧٤	٧٨	٩٢	٦٤	٤٤٨	جید جداً	
١١٤٩	٤٥٣٠٦	شاہ اسلام	محمد اسلام	نوشہرہ	-	-	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨ء	٨٦	٦٤	٨٣	٨٣	٨٧	٧٥	٤٧٨	ممتاز	
١١٥٠	٤٥٣٠٧	اکرام اللہ	سید احمد	پشاور	-	-	١٤٠٠ھ / ١٩٨٠ء	٩٧	٧٦	٩٣	٩٥	٩١	٧٩	٥٣١	〃	
١١٥١	٤٥٣٠٨	سید غنی	محمد کلام	صوابی	-	-	١٤٠٠ھ / ١٩٨٠ء	٩١	١٠٠	٩٤	٩٥	١٠٠	١٠٠	٥٨٠	〃	
١١٥٢	٤٥٣٠٩	سخاوت شاہ	تیمور شاہ	نوشہرہ	-	-	١٣٩٦ھ / ١٩٧٦ء	٦٣	٨١	٧٥	٨٨	٨٧	٧٧	٤٧١	جید جداً	
١١٥٣	٤٥٣١٠	انعمت اللہ	فصیح اللہ	پشاور	-	-	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨ء	٦٦	٧٧	٧٠	٧٠	٨٧	٧٨	٤٤٨	〃	
١١٥٤	٤٥٣١١	الطاف الرحمٰن	محبوب الرحمٰن	نوشہرہ	-	-	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩ء	٧٦	٧٧	٧٦	٨٠	٩٦	٧٣	٤٧٨	ممتاز	

وفاق المدارس العربیہ

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان

المرحلة العالية ١٤٢٤ھ / ٢٠٠٣م للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٠٩٦	٣٠٥١١	عبد الغفور	عبد الكريم	ننگرہار افغانستان	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	٧٣	٨٠	١٠٠	٨٥	٥٤	٩٧	٤٨٩	ممتاز	
٢٠٩٧	٣٠٥١٢	حبيب الله	ميرزا خان	ژوب	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨م	٧٣	٨٢	٩٠	٨٤	٧٦	٩٦	٥٠١	"	
٢٠٩٨	٣٠٥١٣	محمد عباس	حامدار خان	باجوڑ ایجنسی	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٨١	٨٤	١٠٠	٥٦٥	"	
٢٠٩٩	٣٠٥١٤	لطيف الله	سعيد الله	دير	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	٧٩	٧٠	٩٤	٨٦	٦٩	٧٩	٤٧٧	"	
٢١٠٠	٣٠٥١٥	محمد حسن	بهاؤ الدين	كوئٹہ	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	٩٤	٨٨	١٠٠	١٠٠	٩٧	١٠٠	٥٧٩	"	
٢١٠١	٣٠٥١٦	آصف علي	نور سيد	مردان	١٤٠٣ھ / ١٩٨٢م	٩٨	٩١	٩٢	٨٦	٦٥	٧٨	٥١٠	"	
٢١٠٢	٣٠٥١٧	حوال خان	الله نور	ژوب	١٤٠١ھ / ١٩٨٠م	٧٠	٩٣	٩٣	١٠٠	٩٠	٨٠	٥٢٦	"	
٢١٠٣	٣٠٥١٨	فضل حكيم	فضل أكبر	چارسده	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩م	١٠٠	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٧٩	١٠٠	٥٧٩	"	
٢١٠٤	٣٠٥١٩	غلام عباس	غلام فريد	ڈیرہ غازیخان	١٤٠٠ھ / ١٩٨٠م	٩٣	٩٦	٩٢	٥٩	٥٠	٥٨	٤٤٨	جيد جدا	
٢١٠٥	٣٠٥٢٠	عبد المجيد	عثمان شاه	بونير	١٤٠٠ھ / ١٩٨٠م	٩٢	٨٥	٩١	٨٦	٨٧	٦٨	٥٠٩	ممتاز	
٢١٠٦	٣٠٥٢١	صلاح الدين	شہزاد مير	کوہاٹ	١٣٩٧ھ / ١٩٧٧م	٩٥	٩٤	٩١	١٠٠	٩٣	١٠٠	٥٧٣	"	
٢١٠٧	٣٠٥٢٢	غلام نبي	خيال حسين	صوابی	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	٩٦	٨٣	٩٠	٧٩	٤٥	٧٦	٤٦٩	جيد جدا	

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٢١٠٨	٣٠٥٢٣	سليم شاه	محمد شاه	چارسده	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨م	٩١	١٠٠	٩٠	٧٦	٨٨	٨٧	٥٣٢	ممتاز	
٢١٠٩	٣٠٥٢٤	مومن خان	گران بادشاه	"	١٤٠١ھ / ١٩٨١م	٩٠	٩٠	٩١	٧٩	٨٦	٨٧	٥٢٣	"	
٢١١٠	٣٠٥٢٥	احسان الله شاه	احمد شاه	ژوب	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	٩٦	٩٦	٨١	٨٥	٧٦	٨٧	٥٢١	"	
٢١١١	٣٠٥٢٦	مبشر	بشير الدين	چارسده	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨م	٩٣	١٠٠	٩٠	٩٥	٦٨	٨٧	٥٣٣	"	
٢١١٢	٣٠٥٢٧	شاہد الدين	طالع زر	سوات	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨م	٩٥	٩٦	٩٦	٨٥	٨٧	٨٧	٥٤٦	"	
٢١١٣	٣٠٥٢٨	شمس الأمين	گل أمين خان	دير	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩م	٨٧	٩٨	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٨٨	٥٧٣	"	
٢١١٤	٣٠٥٢٩	حفيظ الله	محمد رؤف	بنول	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩م	٨٤	٨٧	٨٧	٧٧	٧٣	٨٦	٤٩٤	"	
٢١١٥	٣٠٥٣٠	مشتاق احمد	ناموس خان	نوشهره	١٣٩٨ھ / ١٩٧٨م	٩١	٨٥	٩٠	٨٤	٨٨	٨٦	٥٢٤	"	
٢١١٦	٣٠٥٣١	منهاج الدين	محمد امين	پشاور	١٤٠٠ھ / ١٩٨٠م	٨٩	٨١	٨٧	٧٦	٧٧	٧٥	٤٨٥	"	
٢١١٧	٣٠٥٣٢	ذاكر الله	ميرباز خان	ننگرہار افغانستان	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣م	١٠٠	٩٣	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٩٨	٥٩١	"	
٢١١٨	٣٠٥٣٣	عينور احمد	غياث الأنام	پشاور	١٣٩٧ھ / ١٩٧٧م	٩٩	٨٨	١٠٠	١٠٠	٩٢	٩٨	٥٧٧	"	
٢١١٩	٣٠٥٣٤	غوث الكبير	نفل معبود	"	١٣٩٩ھ / ١٩٧٩م	٩٠	٨١	٩٤	٨٥	٦٦	٨٢	٤٩٨	"	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة العالية للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه   العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الأولى (جلالين)	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٢١٢٠	٣٠٥٣٥	محمد حامد	نظيف الرحمن	ژوب	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٩٤	٨١	٩١	٨٦	٧٤	٦١	٤٨٧	ممتاز	
٢١٢١	٣٠٥٣٦	برهان الدين	فرمان الدين	نوشهره	١٤٠٢هـ / ١٩٨٢م	٨٥	٨٠	٨٨	٨٤	٦٦	٨١	٤٨٤	//	
٢١٢٢	٣٠٥٣٧	محمد سليمان	مصلح الدين	چارسده	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م	٩٦	١٠٠	٩٣	٨١	٥٤	٨٧	٥١١	//	
٢١٢٣	٣٠٥٣٨	حبيب الله شاه	محمود شاه	ژوب	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م	٩١	١٠٠	٩٠	٨٦	٥٧	٨٦	٥١٠	//	
٢١٢٤	٣٠٥٣٩	عبد الباسط	حميد گل	چارسده	١٣٩٩هـ / ١٩٧٩م	٩٦	١٠٠	٩١	٧٤	٨٦	٨٦	٥٣٣	//	
٢١٢٥	٣٠٥٤٠	ضياء الرحمن	زعفران	پشاور	١٤٠٤هـ / ١٩٨٤م	٩٧	١٠٠	٩٠	٧٤	٨١	٨٧	٥٢٩	//	
٢١٢٦	٣٠٥٤١	شاهد الله	صنوبر خان	چارسده	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	١٠٠	٩٦	١٠٠	٩٥	٨٦	٨٦	٥٦٣	//	
٢١٢٧	٣٠٥٤٢	محمد سعيد	طاهر گل	پشاور	١٤٠٣هـ / ١٩٨٢م	٨٢	٧٦	٩٠	٨٠	٦٧	٨٣	٤٧٨	//	

عبد [illegible]

وفاق المدارس

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه   العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٨٩١	٥٠٦٧٢	محمد عتيق	محمد رفيق	پشاور	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٦٥	٥٨	٨٥	٨٢	٧٢	٦٠	٤٢٢	جيد جداً	
٣٨٩٢	٥٠٦٧٣	سجاد علي	عبد الخالق	نوشهره	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م	٨٥	٧٥	٩٥	٨٧	٨٩	٦٨	٤٩٩	ممتاز	
٣٨٩٣	٥٠٦٧٤	ثناء الله	فضل الٰهی	پشاور	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٨٥	٧٣	٩٣	٩٦	٩٠	٩٥	٥٣٢	//	
٣٨٩٤	٥٠٦٧٥	فواد احمد	ظهور احمد	نوشهره	١٣٩٩هـ / ١٩٧٩م	٤٨	٥٠	٧٢	٤٠	٤٣	٤٣	٢٩٦	مقبول	
٣٨٩٥	٥٠٦٧٦	نور بادشاه	نياز بادشاه	ٹانک	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٨٢	٦٦	٧٩	٧٢	٦١	٤٢	٤٠٢	جيد جداً	
٣٨٩٦	٥٠٦٧٧	فضل رحيم	ميان سيد	دير	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٩٨	٧٣	٩٣	٨٠	٧٨	٩٣	٥١٥	ممتاز	
٣٨٩٧	٥٠٦٧٨	شجاع الملك	محمد امين جان	مردان	١٤٠٤هـ / ١٩٨٤م	٧٠	٥٧	٩٣	٨٥	٧٧	٨٩	٤٧١	جيد جداً	
٣٨٩٨	٥٠٦٧٩	گوهر علي	بادشاه حسن	دير	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٨٥	٦٥	٩٦	٨٧	٨٠	٩٥	٥٠٨	ممتاز	
٣٨٩٩	٥٠٦٨٠	رياض محمد	فريد خان	سوات	١٤٠٠هـ / ١٩٨٠م	٨٦	٨٣	٩٢	٩٩	٩٧	٩٠	٥٤٧	//	
٣٩٠٠	٥٠٦٨١	محمد شكيل	عزيز الرحمن	مانسهره	١٤٠٤هـ / ١٩٨٤م	٧٣	٥٦	٧٥	٥٤	٤٠	٨٢	٣٨٠	جيد جداً	
٣٩٠١	٥٠٦٨٢	عبد اللطيف	منظور شاه	پشاور	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٧٦	٧٣	٨٨	٨٤	٩٠	٨٦	٤٩٧	ممتاز	
٣٩٠٢	٥٠٦٨٣	محمد اسماعيل	محمد رسان	"	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م	٦٥	٦١	٨٣	٥٢	٥٤	٨٠	٣٩٥	جيد جداً	

Scanned with CamScanner

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ـ ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانیه ـ العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩٠	٥٠٦٨٤	محمد زبیر خان	وارث خان	چارسده	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣	٧٣	٥٨	٩٥	٨١	٨٥	٩٠	٤٨٢	ممتاز	
٣٩٠	٥٠٦٨٥	ولی الله	محمد یوسف خان	بنوں	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩١	٥٦	٨٠	٨٥	٧٣	٨٥	٤٧٠	جيد جداً	
٣٩٠	٥٠٦٨٦	عرفان علی	فضل الله	صوابی	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٩١	٨٣	٨٦	٨٣	٨٩	٨٤	٥١٦	ممتاز	
٣٩٠	٥٠٦٨٧	محمد سلیمان	ذاکر الله	پشاور	١٤٠٧ / ١٩٨٧	٧٥	٧٢	٨٦	٧٨	٦٩	٧٩	٤٥٩	جيد جداً	
٣٩٠٧	٥٠٦٨٨	نادر شاه	منہاج الدین	ہنگو	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٨	٧٣	٩٠	٥٤	٤٦	٩٠	٤٢١	"	
٣٩٠٨	٥٠٦٨٩	رحمت الله	خان بہت خان	کرک	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٨٣	٦٠	٩٠	٧٨	٥٦	٧٨	٤٤٥	"	
٣٩٠٩	٥٠٦٩٠	عبد السلام	احسان الحق	پشاور	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٠	٥٨	٨٧	٥٩	٧٣	٧٣	٤١٠	"	
٣٩١٠	٥٠٦٩١	زاہد خان	جان محمد	نوشہرہ	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٤	٧١	٩٣	٧٥	٧٦	١٠٠	٤٩٩	ممتاز	
٣٩١١	٥٠٦٩٢	عمران الله	طاہر الله	مردان	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٥١	٥٦	٨٥	٤٨	٤٠	٨٣	٣٦٣	جيد جداً	
٣٩١٢	٥٠٦٩٣	لعل شیر	عجب خان	"	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٣	٧٧	٩٤	٩١	٩٥	٧٩	٥١٩	ممتاز	
٣٩١٣	٥٠٦٩٤	سید محمد بلال	سید محمد صدیق	مالاکنڈ ایجنسی	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٦	٧٧	٩١	٩٦	٨٨	٨٥	٥٢٣	"	
٣٩١٤	٥٠٦٩٥	محمد عارف	محمد صادق	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٧	٧١	٧٦	٨٥	٦٨	٨٧	٤٦٤	جيد جداً	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانیه ـ العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩١٥	٥٠٦٩٦	محمد بلال الحق	انوار الحق	نوشہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٦٠	٥٣	٨٨	٧٣	٦٥	٥٥	٣٩٤	جيد جداً	
٣٩١٦	٥٠٦٩٧	مستفیض الله	حمزہ علی خان	بنوں	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٨	٧١	٨٧	٨٢	٧١	٩١	٤٩٠	ممتاز	
٣٩١٧	٥٠٦٩٨	فیصل محمود	غلام یحیٰی	مردان	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٨	٦٥	٩٣	٧٨	٦٣	٩٥	٤٦٢	جيد جداً	
٣٩١٨	٥٠٦٩٩	طلعت حسین	منیر حسین	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٦٥	٧٧	٨٩	٦٦	٦٦	٨٦	٤٤٩	"	
٣٩١٩	٥٠٧٠٠	محمد کفیل الله	حلیم الرحمن جان	چارسدہ	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٦٤	٦٠	٨٢	٦٧	٧٤	٨١	٤٢٨	"	
٣٩٢٠	٥٠٧٠١	محمد الیاس	فتح محمد خان	سوات	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٠	٦٨	٩٥	٩٣	٥٣	١٠٠	٤٨٩	ممتاز	
٣٩٢١	٥٠٧٠٢	شفیع الله	فرہاد خان	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٥٤	٥٨	٨٨	٦٠	٦٩	٧٢	٤٠١	جيد جداً	
٣٩٢٢	٥٠٧٠٣	آصف احمد	مصلح الدین	"	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٤٠	٦٨	٨٧	٤٠	٣٠	٢٢	٢٨٧	مقبول	
٣٩٢٣	٥٠٧٠٤	شیر احمد	شبیر احمد	"	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٤	٥٥	٨٦	٥٥	٥٧	٧٣	٣٩٠	جيد جداً	
٣٩٢٤	٥٠٧٠٥	الطاف حسین	رب نواز	چارسدہ	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٦	٦٠	٧٥	٧٠	٥٩	٤٧	٣٧٧	"	
٣٩٢٥	٥٠٧٠٦	نصیر احمد	نور محمد	نوشہرہ	[illegible]	٧٦	٧١	٩٠	٩٠	٦٥	٨٣	٤٧٥	"	
٣٩٢٦	٥٠٧٠٧	جہانزیب خان	محبت خان	"	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٧	٥٨	٨٨	٨٥	٦٠	٧٦	٤٣٦	"	

Scanned with CamScanner

مكتبُ نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مُديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩٢٦	٥٠٧٠٨	عبد الله	محمد شریف	[illegible]	١٤٠١ / ١٩٨١	٥١	٥٠	٩٥	٥٧	٥٧	٨٧	٣٩٧	رجوعاً	
٣٩٢٨	٥٠٧٠٩	امین الله	محمد جلیل	بنوں	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٧٦	٧٩	٩٤	٥٩	٨٠	٨٣	٤٧١	〃	
٣٩٢٩	٥٠٧١٠	سمیع الله	ولی خان	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٩٠	٦٨	٩٠	٩٥	٩٦	٨٩	٥٢٣	ممتاز	
٣٩٣٠	٥٠٧١١	رفیق احمد	حبیب احمد	نوشہرہ	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٢	٥٨	٧٥	٨٠	٩٥	٩٦	٤٨٦	〃	
٣٩٣١	٥٠٧١٢	محمد شعیب	عاشق سلیم	〃	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٣	٧٥	٧٥	٨٦	٩٠	٩٨	٥١٧	〃	
٣٩٣٢	٥٠٧١٣	عبد القادر	فضل قادر	پشاور	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٧٥	٥٨	٩٢	٩٦	٨٢	١٠٠	٥٠٥	〃	
٣٩٣٣	٥٠٧١٤	محمد آصف	محمد عارف	〃	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٨	٥٧	٧٠	٣٤	٧٩	٧٠	٣٩٣	رجوعاً	
٣٩٣٤	٥٠٧١٥	حسیب الرحمن	عزیز الرحمن	نوشہرہ	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٦٣	٦٧	٨٩	٧٥	٧٩	٧٧	٤٥٠	〃	
٣٩٣٥	٥٠٧١٦	محمد طارق	محمد حسین	چارسدہ	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٧٧	٦٣	٧٥	٥٠	٥٤	٥٣	٣٧٢	〃	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان [illegible] المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مُديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٨٣٤٦	٨٩٨٦٩	فضل معبود	فضل احد	صوابی	١٤٠١ / ١٩٨٢	٩٥	٧٣	١٠٠	٩٨	٩٨	١٠٠	٥٦٤	ممتاز	
٨٣٤٧	٨٩٨٧٠	زمان الله	فیض الله	ہنگو	١٤٠٨ / ١٩٨٨	٤٩	٥٧	٩٢	٧١	٧٣	٧١	٤١٣	جيد جداً	
٨٣٤٨	٨٩٨٧١	عطاء الله	رضوان الله	پشاور	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٦٠	٤٠	٨٨	[illegible]	٤٠	٦٥	[illegible]	جيد	
٨٣٤٩	٨٩٨٧٢	تحسین الله	نجم الرحمن	نوشہرہ	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٨٧	٦٨	٩٠	٦٨	٧٣	٩٣	٤٧٩	ممتاز	
٨٣٥٠	٨٩٨٧٣	حاجی محمد	حبیب شاہ	پشاور	١٤٠١ / ١٩٨٢	٧٨	٧٩	٩٠	٧٠	٨٠	٨٥	٤٨٢	〃	
٨٣٥١	٨٩٨٧٤	رضوان الله	سعادت خان	〃	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٩٨	٩٢	١٠٠	٦٨	٩٤	٨٤	٥٣٦	〃	
٨٣٥٢	٨٩٨٧٥	محمد ابرار	انور خان	〃	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٧٦	٤٥	٧٧	٦٣	٦٨	٣٠	٣٥٩	جيد	
٨٣٥٣	٨٩٨٧٦	طاہر الله	نور محمد	خیبر ایجنسی	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٨	٦١	٨٣	٧٠	٦٥	٧٨	٤٥٥	جيد جداً	
٨٣٥٤	٨٩٨٧٧	محمد عاصم	محمد تسلیم خان	نوشہرہ	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٦٦	٧١	٩٤	٧٠	٧٨	٩٣	٤٧٢	〃	
٨٣٥٥	٨٩٨٧٨	حافظ محمد	صاحب زادہ	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٠	٧٦	٩٦	٦٩	٩٤	٨٤	٤٩٩	ممتاز	
٨٣٥٦	٨٩٨٧٩	احمد حسین	محمد حسین	〃	١٤٠٧ / ١٩٨٧	٨١	٥٦	١٠٠	٦٦	٦٥	٨٤	٤٥٢	جيد جداً	
٨٣٥٧	٨٩٨٨٠	افتخار احمد	دوا خان	سوات	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٦٨	١٠٠	٨٨	٨٥	٩٤	٥٣٥	ممتاز	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٨٣٥٨	١٩٨٨١	نور البصر	محمد امين	نوشهره	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٩	٧٣	١٠٠	٧٩	٨٨	٩٣	٥٣٢	ممتاز	
٨٣٥٩	١٩٨٨٢	عبد الحق	رحمت شاه	"	١٠-٠٥ ١٩٨٥	١٠٠	٥٩	١٠٠	٦٨	٧٨	٨٥	٤٩٠	"	
٨٣٦٠	١٩٨٨٣	سميع الحق	عبد الواحد	صوابي	١٠-٠٤ ١٩٨٤	٨٠	٦٧	١٠٠	٧٨	١٠٠	٩٤	٥١٩	"	
٨٣٦١	١٩٨٨٤	عبد الستار	محمد حيات	شانگله	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٧	٧٧	١٠٠	٧٥	٩٠	٨٧	٥٢٦	"	
٨٣٦٢	١٩٨٨٥	منظور الحق	روح الامين	چارسده	١٠-٠٣ ١٩٨٣	٨١	٦٠	٩٤	٧٦	٨٢	٦٩	٤٦٢	جيد جداً	
٨٣٦٣	١٩٨٨٦	محمد اقرار	عبد الرشيد	مردان	١٠-٠٦ ١٩٨٦	٩٩	٧٣	٩٥	٩١	٩٨	٨٠	٥٣٦	ممتاز	
٨٣٦٤	١٩٨٨٧	اسد الرحمن	غني الرحمن	"	١٠-٠٣ ١٩٨٣	٩٨	٦٨	٩٥	٨١	٦٨	٦٢	٤٧٢	جيد جداً	
٨٣٦٥	١٩٨٨٨	احمد زيب	عبد المعبود	شانگله	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٩	٧٢	١٠٠	٧٦	٩١	٩٦	٥٣٤	ممتاز	
٨٣٦٦	١٩٨٨٩	انيس الرحمن	حبيب الرحمن	صوابي	١٠-٠٠ ١٩٨٠	٩٩	٨٣	٩٥	٧٢	٧١	٨٠	٥٠٠	"	
٨٣٦٧	١٩٨٩٠	امجد حسين	محمد شاهد	"	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٩	٨٥	١٠٠	٩٣	٩٨	٨٠	٥٥٥	"	
٨٣٦٨	١٩٨٩١	محمد عمران	ابرار حسين	پشاور	١٠-٠٠ ١٩٨٠	٨٦	٥٩	٩٥	٨٣	٦٨	٨٤	٤٧٥	جيد جداً	
٨٣٦٩	١٩٨٩٢	حضرت عمر	تاج محمد	مردان	١٠-٠٢ ١٩٨٠	٩٩	٧٢	١٠٠	٨١	٨٠	٩٠	٥٢٢	ممتاز	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور نوتهيه روڈ

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٨٣٧٠	١٩٨٩٣	كاشف الرحمن	جمشيد گل	نوشهره	١٠-٠٦ ١٩٨٦	٩٩	٦٥	٩٧	٧٦	٨٠	٨٣	٥٠٠	ممتاز	
٨٣٧١	١٩٨٩٤	فهيم شاه	جبز شاه	پشاور	١٠-٠١ ١٩٨١	٩٣	٦٨	٩٢	٧٧	٨٠	٧٧	٤٨٧	"	
٨٣٧٢	١٩٨٩٥	حليم الله	حاجي عبد الله	"	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٩	٧١	١٠٠	٧٧	٨٩	٩٠	٥٢٦	"	
٨٣٧٣	١٩٨٩٦	محمد كفيل	صابر شاه	چارسده	١٠-٠٣ ١٩٨٣	٩٩	٦٨	٩٥	٧٦	٨٩	٨٧	٥١٤	"	
٨٣٧٤	١٩٨٩٧	زبير احمد	عبد الرؤف	نوشهره	١٠-٠٣ ١٩٨٣	٩٩	٦٧	٨٣	٧٤	٨١	٨٢	٤٨٦	"	
٨٣٧٥	١٩٨٩٨	ضياء الرحمن	الف جنگ	هنگو	١٠-٠٤ ١٩٨٤	٩٦	٧٢	٩٣	٨١	٨٥	٧٩	٥٠٧	"	
٨٣٧٦	١٩٨٩٩	نواز خان	سيد افضل خان	دير	١٠-٠٣ ١٩٨٣	٩٦	٧٢	٩٣	٦٥	٦٥	٨٦	٤٧٨	"	
٨٣٧٧	١٩٩٠٠	عبد الرحمن	عبد الصمد	صوابي	١٠-٠٢ ١٩٨٢	٩٦	٦٤	٨١	٧١	٧٨	٨٩	٤٧٩	"	
٨٣٧٨	١٩٩٠١	سليم الله	عبد الكريم	پشاور	١٠-٠٥ ١٩٨٥	٩٩	٧٢	٩٠	٧٦	٨٠	٨٣	٥٠٥	"	
٨٣٧٩	١٩٩٠٢	محمد عباس	محمد شريف	صوابي	١٠-٠٤ ١٩٨٤	٩٩	٧١	٩٦	٧٧	٨٠	٧٦	٤٩٩	"	
٨٣٨٠	١٩٩٠٣	مسرور خان	موسى خان	چترال	١٠-٠٣ ١٩٨٣	١٠٠	٧٤	٩٨	٧٧	٩٨	٩٩	٥٤٦	"	
٨٣٨١	١٩٩٠٤	اعجاز خان	حبيب گل	پشاور	١٠-٠١ ١٩٨١	٩٩	٧٤	٨٨	٧٥	٨٨	٩٤	٥١٨	"	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م المرحلة الثانوية العامة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانیه — العنوان: پشاور — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
٨٣٨٢	٨٩٩٠٥	سميع الله	فيض الله	چارسده	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٦	٦٢	٨٣	٧٧	٨٠	٩٣	٤٨١	ممتاز	
٨٣٨٣	٨٩٩٠٦	مصعب الرحمن	قلندر خان	•	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٩	٦٩	٨٩	٧٢	٧٠	٨٩	٤٨٨	〃	
٨٣٨٤	٨٩٩٠٧	سيد عمر	عنايت الله	كرك	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٩٤	٧٨	١٠٠	٨٧	٩٢	٩٧	٥٤٨	〃	
٨٣٨٥	٨٩٩٠٨	امتياز احمد	محمد اقبال خان	پشاور	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٦	٧٠	٩٣	٧٦	٩١	٧٥	٤٩١	〃	
٨٣٨٦	٨٩٩٠٩	محمد داؤد	مجيد گل	چارسده	١٤٠٢ / ١٩٨٢	١٠٠	٦٦	٩٥	٨٢	٩٩	٩٢	٥٣٤	〃	
٨٣٨٧	٨٩٩١٠	سبحان الله	حميد الرحمن	〃	١٤٠١ / ١٩٨١	٩٢	٧٨	٩٥	٨٤	٩٠	٩٣	٥٣٢	〃	
٨٣٨٨	٨٩٩١١	ظفر احمد	بحر السلام	نوشهره	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٥	٧٧	٩٥	٨٤	٨٥	٨٦	٥٠٢	〃	
٨٣٨٩	٨٩٩١٢	عرفان الله	محمد گل	[illegible]	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٩٩	٧٨	٩٢	٩٠	٩٤	٨١	٥٣٤	〃	
٨٣٩٠	٨٩٩١٣	سجاد احمد	فضل عظيم	چارسده	١٤٠١ / ١٩٨١	١٠٠	٦٢	٩٥	٨٠	٧٥	٧٩	٤٩١	〃	
٨٣٩١	٨٩٩١٤	ضياء الحق	حسب الله	[illegible]	[illegible] / ١٩٨٠	١٠٠	٥٣	٩٥	٨٩	٩٤	٩٧	٥٢٩	〃	
٨٣٩٢	٨٩٩١٥	رضا محمد	دائم خان	[illegible]	١٣٩٦ / ١٩٧٦	١٠٠	٨٨	٩٢	٨٩	٩٨	٨١	٥٤٨		
٨٣٩٣	٨٩٩١٦	سراج الدين	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٧	٥٩	٩٣	٨٧	٨٠	٧٣	٤٦٩	جيد جداً	

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانیه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
٨٣٩٤	٨٩٩١٧	رشيد احمد	عزيز الله	چترال	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩١	٨٤	٨٤	٩٠	٨٨	٨٦	٥٢٨	ممتاز	
٨٣٩٥	٨٩٩١٨	عجب خان	حاجي قاسم خان	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٣	٥٦	٩٨	٩٠	٩٩	٩٥	٥٢١	〃	
٨٣٩٦	٨٩٩١٩	عباس خان	عجب خان	چارسده	١٤٠٥ / ١٩٨٤	٩٦	٨٢	٩٩	٨٩	٩٢	٩٤	٥٥٢	〃	
٨٣٩٧	٨٩٩٢٠	محمد شفيق	خالستر خان	باجوڑ ايجنسی	١٤٠٤ / ١٩٨٤	١٠٠	٧٨	٩٥	٩٨	٩٥	٩٧	٥٦٣	〃	
٨٣٩٨	٨٩٩٢١	اقبال حسين	اصيب گل	ملاكنڈ ايجنسی	١٤٠٢ / ١٩٨٢	١٠٠	٤٨	١٠٠	٩٩	٩٨	١٠٠	٥٤٥	〃	
٨٣٩٩	٨٩٩٢٢	عبد الوحيد	گل رحمن	پشاور	١٤٠٣ / ١٩٨٢	١٠٠	٨٢	١٠٠	٨٧	٧٣	٩٧	٥٣٩	〃	
٨٤٠٠	٨٩٩٢٣	انعام الحق	امين الحق	دير	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٩١	٩٩	٨٩	١٠٠	٩٥	٥٧٤	〃	
٨٤٠١	٨٩٩٢٤	كفايت الله	نور رحمن	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٣	٦٠	٩٤	٧١	٩١	٧١	٤٧٥	جيد جداً	
٨٤٠٢	٨٩٩٢٥	اقرار الدين	عزيز خان	چترال	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٩	٦٤	٩٥	٧٩	٨٣	٨١	٥٠١	ممتاز	
٨٤٠٣	٨٩٩٢٦	عطاء الله	شاه ولي الله	كوهاٹ	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٨٤	١٠٠	٩٩	٩٨	٩٨	٥٧٩	〃	
٨٤٠٤	٨٩٩٢٧	[illegible] انيس	فيض الغني	[illegible]	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٧٧	٩٢	٦٢	٧٨	٧٢	٤٨١	〃	
٨٤٠٥	٨٩٩٢٨	[illegible] نافع	عبد الودود	سوات	١٤٠٤ / [illegible]	٩٤	٨٢	١٠٠	٧٣	٩٢	٨٨	٥٢٩	〃	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣ المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموعة	التقدير	الكوائف
٨٣٩٤	٨٩٩١٧	رشید احمد	عزیز الله	چترال	١٤٠٣هـ / ١٩٨٣	٩٦	٨٤	٨٤	٩٠	٨٨	٨٦	٥٢٨	ممتاز	
٨٣٩٥	٨٩٩١٨	عجب خان	حاجی قاسم خان	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٣	٥٦	٩٨	٩٠	٩٩	٩٥	٥٢١	〃	
٨٣٩٦	٨٩٩١٩	عباس خان	عجب خان	چارسده	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٩٦	٨٢	٩٩	٨٩	٩٢	٩٤	٥٥٢	〃	
٨٣٩٧	٨٩٩٢٠	محمد نقش	خانستر خان	باجوڑ ایجنسی	١٤٠٤ / ١٩٨٤	١٠٠	٧٨	٩٥	٩٨	٩٥	٩٧	٥٥٣	〃	
٨٣٩٨	٨٩٩٢١	اقبال حسین	نصیب گل	ملاکنڈ ایجنسی	١٤٠٢ / ١٩٨٢	١٠٠	٤٨	١٠٠	٩٩	٩٨	١٠٠	٥٤٥	〃	
٨٣٩٩	٨٩٩٢٢	عبد الوحید	گل رحمن	پشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٢	١٠٠	٨٢	١٠٠	٨٧	٧٣	٩٧	٥٣٩	〃	
٨٤٠٠	٨٩٩٢٣	انعام الحق	امین الحق	دیر	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٩١	٩٩	٨٩	١٠٠	٩٥	٥٧٤	〃	
٨٤٠١	٨٩٩٢٤	کفایت الله	نور رحمن	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٣	٦٠	٩٢	٧٦	٩١	٧١	٤٧٣	جید جداً	
٨٤٠٢	٨٩٩٢٥	اقرار الدین	عزیز خان	چترال	١٤٠١ / ١٩٨٢	٩٩	٦٤	٩٠	٧٩	٨٣	٨١	٥٠١	ممتاز	
٨٤٠٣	٨٩٩٢٦	عطاء الله	شاہ ولی الله	کوهاٹ	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٨٤	١٠٠	٩٩	٩٨	٩٨	٥٧٩	〃	
٨٤٠٤	٨٩٩٢٧	محمد اویس	فیض الغنی	[illegible]	١٤٠٥ / ١٩٨٥	١٠٠	٧٧	٩٢	٦٢	٧٨	٧٢	٤٨١	〃	
٨٤٠٥	٨٩٩٢٨	عبد النافع	عبد الودود	صوابی	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٩٤	٨٢	١٠٠	٧٣	٩٢	٨٨	٥٢٩	〃	

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة			الأرقام المحصلة في كل ورقة								المجموعة	التقدير	الكوائف
٧١٣٤	٧١٧٦١	محمد بلال	بخت زمین	دیر	٢٢	٣	١٤٠٧هـ / ١٩٨٦	غائب		غائب	٧٤	٦٥	٩٠	٩٨	٧٩	٤١١	جید	
٧١٣٥	٧١٧٦٢	عبید الله	مولانا شاہ دین	پشاور	١٠	٤	١٤٠٥هـ / ١٩٨٤	٢٧	٤٢	٨٤	٧٥	٧٨	٩٩	٩٩	٥٢	٥٥٦	جید جداً	
٧١٣٦	٧١٧٦٣	محمد عبد الباسط	عبد الصبور	مانسهره	١٠	٧	١٤٠٥هـ / ١٩٨٤	٢٧	٨٨	٨٦	٨٩	٩٩	٩٩	١٠٠	٥٠	٦٣٨	ممتاز	
٧١٣٧	٧١٧٦٤	عطاء الله	محمد صدیق	ہنگو			١٤٠٧هـ / ١٩٨٦	٩ مرض	٨١	١٠٠	٩٠	١٠٠	٩٩	١٠٠	٧٠	٦٤٩	〃	
٧١٣٨	٧١٧٦٥	محمد اسماعیل	لائق شاہ	کرم ایجنسی	١٥	٢	١٤٠٨هـ / ١٩٨٧	٥٧	٦٠	٩٨	٨٥	٩٤	٩٩	٩١	٦٩	٦٥٣	〃	
٧١٣٩	٧١٧٦٦	محمد کامران خان	تاج محمد	مردان	١٨	٤	١٤٠٩هـ / ١٩٨٨	٢١	٧٣	٩٩	٨٩	٩٧	١٠٠	١٠٠	٥٦	٦٣٥	جید جداً	
٧١٤٠	٧١٧٦٧	محمود الحسن	محمد صدیق	اٹک	٤	٨	١٤٠٥هـ / ١٩٨٤	٥٤	٧٤	١٠٠	٧٧	١٠٠	١٠٠	٩٥	١٠٠	٧٠٠	ممتاز	
٧١٤١	٧١٧٦٨	محمد الیاس	ناموس خان	پشاور			١٤١٠هـ / ١٩٨٩	١٢	٥٨	٧٠	٦٧	٩٦	٧٥	٩١	٧٥	٥٤٤	جید جداً	
٧١٤٢	٧١٧٦٩	ظہیر الاسلام	فیض الاسلام	چارسده	١٩	٧	١٤٠٧هـ / ١٩٨٦	١٠٠	٨٨	٩٧	٥٦	٩٨	٨١	٩٩	٧٤	٦٩٣	ممتاز	
٧١٤٣	٧١٧٧٠	سبحان الله	محمد صدیق	ہنگو			١٤٠٨هـ / ١٩٨٧	١٥	٥٤	٦٧	٨٢	٩٧	٩٩	١٠٠	٨١	٥٩٥	جید جداً	
٧١٤٤	٧١٧٧١	سجاد احمد	گل رحمن	مردان	١٥	٨	١٤٠٨هـ / ١٩٨٧	٩٦	٧٢	٩٨	٧٣	٩٨	١٠٠	١٠٠	٩٧	٧٣٤	ممتاز	
٧١٤٥	٧١٧٧٢	بنیامین	خیر محمد	صوابی	٣٠	٥	١٤١٠هـ / ١٩٨٩	٢٤	٦٨	٩٨	٨٩	١٠٠	٩٩	٩٥	٨٣	٦٥٦	〃	

Scanned with CamScanner

اعلان

جامعہ عثمانیہ پشاور میں تعلیمی سال نمبر ۱۲ کیلئے داخلے کے نظام الاوقات کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ طلبہ اور سرپرستوں سے درخواست ہے کہ اس نظام الاوقات کی پابندی کریں۔

شعبہ بنین

قدیم طلبہ کے داخلے کی تجدید	۴ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعرات (۹ شوال المکرم غالباً)
	۴-۵ دسمبر صبح ۸-۰۰ بجے تا شام ۴-۰۰ بجے
جدید داخلے کیلئے فارم کا حصول	۶ دسمبر صبح ۸-۰۰ تا ۹-۳۰ بجے
جدید طلبہ کا امتحان داخلہ (تحریری)	۶ دسمبر بروز ہفتہ (۱۰-۰۰ بجے تا ۱-۰۰ بجے)
نتائج کا اعلان (درجہ رابعہ تا دورہ حدیث)	۷ دسمبر بروز اتوار (۴-۰۰ بجے عصر)
نتائج کا اعلان (درجہ اعدادیہ تا درجہ ثالثہ)	۸ دسمبر بروز پیر (۲-۰۰ بجے ظہر)
کامیاب طلبہ کا انٹرویو (درجہ رابعہ تا دورہ حدیث)	۸ دسمبر بروز پیر (صبح ۹-۰۰ بجے)
کامیاب طلبہ کا انٹرویو (درجہ اعدادیہ تا درجہ ثالثہ)	۹ دسمبر بروز منگل (صبح ۹-۰۰ بجے)

درجہ تخصص

فارم داخلہ کا حصول	۴ دسمبر تا ۸ دسمبر
امتحان داخلہ	۸ دسمبر بروز پیر (۱۰-۰۰ بجے تا ۱-۰۰ بجے)
نتائج کا اعلان	۹ دسمبر بروز منگل (۴-۰۰ بجے عصر)
کامیاب فضلاء کا انٹرویو	۱۰ دسمبر بروز بدھ (ظہر ۲-۰۰ بجے)

درجہ حفظ

داخلہ	۵ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعہ (۱۰ شوال المکرم غالباً)

شعبہ بنات

قدیم طالبات کے داخلے کی تجدید	۴ دسمبر ۲۰۰۳ (۹ شوال المکرم غالباً)

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٤هـ ٢٠٠٣ء المرحلة المتوسطة للبنين

المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانیه — العنوان: پشاور نوتهیه روڈ عثمانیه کالونی

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	محل الإقامة	تاريخ الولادة			مادة ١	مادة ٢	مادة ٣	مادة ٤	مادة ٥	مادة ٦	مادة ٧	مادة ٨	المجموع	التقدير	الكوائف
٧١٤	٧١٧٧٢	عبدالحليم	نجيب الرحمان	مردان	٢	٩	١٩٨٧	٩٦	٨٨	٧٠	٧٧	٩٨	١٠٠	١٠١	٩٠	٧١٩	ممتاز	
٧١٤	٧١٧٧٤	ابن أمين	رحيم الله	صوابی	٥	٤	١٩٨٩	٩٤	٤٤	١٠١	٨٢	١٠٠	٩٩	٩٣	٩٤	٧٢٨	"	

☆ جدید داخلے کیلئے فارم کا حصول — ۲،۵،۶ دسمبر (صبح ۰۰-۸ تا ۰۰-۲ بجے)

☆ جدید طالبات کا امتحان داخلہ (تحریری) — ۷ دسمبر (صبح ۰۰-۸ تا ۳۰-۹ بجے)

☆ نتائج کا اعلان — ۷ دسمبر بروز اتوار (۰۰-۱۰ بجے تا ۰۰-۱ بجے)

☆ کامیاب طالبات کا انٹرویو — ۹ دسمبر (۰۰-۱۱ بجے دوپہر)

☆ افتتاح اسباق — ۱۰ دسمبر (صبح ۰۰-۹ بجے)
۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء/۱۶ شوال المکرم بروز جمعرات)

نوٹ :- انتظامی ضروریات کے پیش نظر لازی قرار دیا گیا ہے- کہ فارم داخلہ حاصل کرتے وقت امیدوار طالب علم (طالبہ نہیں) کیلئے دو عدد تازہ ترین تصویریں پیش کرنا لازی ہوگا-

منجانب:

شعبہ تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور

فون: 091-273561

اس دور میں تعلیم ہے امراض ملت کی دوا — ہے خون فاسد کیلئے تعلیم مثل نشتر
رہبر کے ایما سے ہوا تعلیم کا سودا مجھے — واجب ہے صحرا گرد پر تعمیل فرمان خضر

اقبالؒ

بنوں
براند
معیار میں اعلیٰ

توابل الادم

سولہ اجزاء کا مجموعہ

بنوں
سالن مصالحہ

مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ،
کالی، دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، اچورہ،
انار دانہ، تیز پتہ، جائفل، لونگ اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

Regd. No.P-432 Monthly **AL-ASR** Peshawar

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia USMANIA Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

[illegible]

[illegible]

کیا آپ چاہتے ہیں؟ [illegible]

[illegible]

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ [illegible]

[illegible] 50,75,003 [illegible]

[illegible] 15,95,196 [illegible]

[illegible]

﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ [illegible]

اکاؤنٹ نمبر 0-718 [illegible]	[illegible] 00038 [illegible]

[illegible]